

میرزا الله خیلہ یقین الدین

ناصح العباد مع تافع العباد



در جواب

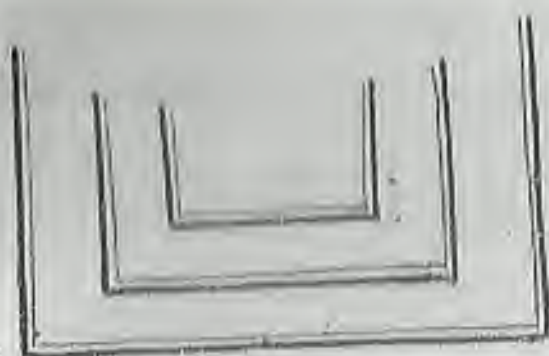
دافع الفساد

از انفس فیتیر حیرت عجب القادر قریشی مشهور غلام قادر

بمیرزا امام مسجد یگم شاہی

بپاس خاطر غور دار محمد علی محمد عمر و زاد قادر

هیندستان دین الہوم و میر حبیبا



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى - اما بعد حمد و صلوة کے چاہنا
چاہیے۔ کہ منشأ و اساسے فتوہ و فساد فی الدین کا فرقہ و مایہ ہے قال النبی صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم اِنَّهُ دَائِمَةٌ لِّعَنِ اللّٰهِ عَنْ الْفَلَاحِ یعنی حضرت علی اللہ
علیہ السلام نے فرمایا کہ فتوہ سوتا ہے اللہ کی لغت اس پر جو اسکو جگا دے۔ اقول اس
اسم میں فتوہ جگانے والا وہ فرقہ و مایہ کا ہے جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فوج
سے الگ ہو گئے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو کافر کہنے لگے۔ وہ کہتے تھے۔
لَا تَقْرَبُوا الْاَيْدِيَكُمْ اِلَى اَمْوَالِ الْاٰیْمَةِ۔ باعث ان کے فروغ کا یہ تھا کہ جب حضرت علی اور امیر معاویہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مابین جنگ جمل و رزہ ہو تو بغیر اتفاق فریقین یہ قرار پایا
کہ دونوں مایہ نہ الجھل میں مت افواج جمع ہوں۔ اور دو حکم مقرر ہوں حضرت
علی کی طرف سے ابو موسیٰ اشعری امیر معاویہ کی طرف سے عمرو ابن العاص رضی
مقرر ہوئے۔ دوستہ النبیؐ ایک مقام کا نام ہے جو مدینہ طیبہ اور کوفہ اور دمشق
سے دشمن و منافق کے فاصلہ پر ہے بہرہ فریقین راضی ہو گئے۔ حضرت علی رضی

فوج سے گیارہ ہزار اہل نہرو ان الگ ہو گئے۔ یہی کہتے تھے اِنَّ الْحُكْمَ لِلّٰهِ
علی کے پاس آیہ حدیث کی سند کوئی نہیں یہ کافر ہے کتاب اللہ کو چھو کر حکم
کے حکم پر راضی ہوا۔ اور یہ نہ سمجھے کہ حکم یہ حکم خدا تعالیٰ ہے۔ زمین میں جس
ایک بانہی ہو جائے تو دو منصف مقرر کرو۔ فَاَبْعَثُوا احَدَهُمْنَ اَهْلًا وَحَكَمًا
مِنْ اَهْلِهِمَا یعنی پھر ایک حکم مرو کے گھر والوں سے ایک حکم عورت کے گھر والوں
اگر راہ نہ کی کا کریں تو خدا تعالیٰ موافقت کر دے گا۔ اِنْ تَبَيَّنَ مِنْكُمْ اِصْرًا فَاُتُوْا
اللّٰهُ وَرَسُوْلَهُمَا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پھر اس پر آیا۔ یہ نہ سمجھے۔ آخر چار ہزار قتل کئے گئے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اَلْحَيُّ اَلْحَيُّ كَلَامُ النَّارِ یعنی غازی
دو رخ کے کہتے ہیں۔ رخسار میں بڑے سردار شعث بن قیس اور مسعود بن مذہب کی بیوی
اور زید بن حصین طائی تھے اس زمانہ میں خلافت و فوج پیدا ہوئے جن کا سردار
عبد اللہ بن سبا تھا وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو خدا کہتے تھے۔ ان ہی دونوں
فریقوں سے بدعت اور گمراہی پہلی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا ہے
اے علی تیرے حق میں دو قوم کے لوگ ہلاک ہوں گے مجھ کا حال و مبعوض
قال یعنی دورت خارج از حد اور دشمن بے سبب عیب گیر۔ ایک فرقہ حضرت
علیؑ کو خدا کہتا ہے۔ اور دوسرا کافر کہتا ہے۔ بقایا فواج سے تین کس کعبہ
شریعت کے میزان کے تلے بیٹھ کر عہد و پیمان کیا کہ ایک ایک شخص ایک سر دار کو
مارے یعنی حضرت علیؑ امیر معاویہ اور قیسے عمرو ابن العاص کو۔ ایک عبد الرحمن ابن
بلعم تھا۔ دوسرا برک بن عبد اللہ تھیں تھا۔ قیسہ عمرو بن بکر تھے۔ ابن بلعم نے کہا
کہ میں علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ماروں گا۔ بکر نے کہا میں امیر معاویہ رضی اللہ
ما روں گا۔ اور عمرو بن بکر نے کہا میں عمرو ابن العاص کو قتل کروں گا۔ اور بنو
باہم عہد کیا کہ سرحدیں رمضان تک کی صبح کی نماز میں نماز پڑھتے ہوئے

قتل کرینگے۔ ہر ایک ان تینوں میں سے اپنے اپنے مقصد کی طرف چلا۔ پس
 ہر ایک واسطے قتل امیر معاویہ کے دشمن کو چلا اور عبداللہ ابن بکر مصر کو اور ابن عثم
 کو قہر کو۔ ہر کسے جمع کی نماز میں عین سجدہ میں امیر معاویہ کو تلوار مار دی گئی دونوں
 سرین کٹ گئیں عرق نکاح بھی کٹ گئی جس سے اولاد بچ ہو گئی۔ لوگوں نے
 پکڑ لیا۔ امیر نے کہا اس کا قتل مت کرو میں مقتول نہیں ہوا اسکے دونوں ہاتھ
 کاٹ ڈالو۔ اس نے کہا اے ایمان والے! اللہ تعالیٰ میں قتل علی کی بشارت دیتا
 ہوں۔ اس کو مان دی گئی۔ جب ہنر قتل حضرت علی کی آئی تو اس کا ایک ہاتھ
 پیر کاٹ دیا اور چھوڑ دیا۔ وہ بقرہ میں چلا گیا وہاں جاکر نکاح کیا اور صاحب
 اولاد ہوا وہاں کے حاکم زیاد ابن ابیہ کو جو امیر معاویہ کا بھائی تھا خبر ملی کہ وہ
 قتالی امیر معاویہ کا مستطوع الید والرجل یہاں صاحب اولاد ہے اور امیر معاویہ
 کی اولاد پیدا نہیں ہوتی وہ قتل ہو گیا۔ زیاد نے اس کو ہلا کر قتل کر دیا۔
 عبداللہ ابن بکر مصر میں پہنچا صبح کی جا عقیقہ میں امام جب سیدے میں گیا تو اس نے
 تلوار ماری اور اس کو قتل کر دیا۔ اتفاقاً اس دن عمرو بن اعاص کو دروشت تھا
 وہ جماعت میں آئے سے معذور تھے نہ آئے اور انہوں نے سہل عامری کو امام
 کر کے بھیجا تھا۔ سہل عامری مقتول ہوا۔ ابن عثم کو قہ میں اپنے ارادہ پر آیا۔
 اور ہزار روپے سے ایک تلوار خریدی جس کو زہر کی پان دی۔ اور اس مدت
 میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا جایا کرتا تھا اور مسایل پوچھا کرتا
 تھا۔ ارادہ قتل کا اسکے دل میں پوشیدہ تھا۔ اسکے گروہ کے لوگ (یعنی خوارج)
 اس کے پاس آتے جاتے تھے اور یہ لوگوں کے پاس آیا جایا کرتا تھا۔ اتفاقاً
 قتل عام بنت خنہ ایک خوبصورت عورت پر اس کی نگاہ پڑی وہ بڑی صاحب جمال
 تھی وہ بھی اعتقاد خارجیوں کا کہتی تھی۔ اس کے باپ اور بھائی کو حضرت علی

اسکے باپ اور بھائی کو ہزدان میں قتل کیا تھا۔ ابن عثم اس پر عاشق ہو گیا وہ بولی
 میں نے ختم کھائی ہے کہ میں نکاح نہیں کروں گی مگر اوپر مہر کے۔ ابن عثم بولا جو تو لڑکی
 میں دوں گا تین ہزار شرفی اور قتل حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا۔ اور ایک غلام
 اور ایک لونڈی گانے والی مقرر ہوئی۔ وہ بولا میں تو اس شہر میں اسی غرض سے
 یعنی قتل علی کے واسطے آیا ہوں۔ قتل عام نے اپنے چچا کے بیٹے ہزدان ابن ابی الد
 کے پاس آدھی بیچا اس نے اس بات کو منظور کر لیا۔ اور ابن عثم شیب بن جبر
 اشجی کو ملا اور کہا کہ تجھے کو دین و دنیا کی عزت کی خواہش ہے اس سے کچھ کیا؟
 کہا علی کرم اللہ وجہہ کے قتل میں تو میری مدد کر۔ اس نے کہا تیری ماں تجھ کو روکے۔ یہ
 اپنے بھائی کی بات ہے تو اس بات پر کہنے کا بویا لے گا۔ ابن عثم نے کہا اس کا چکر کھائے
 کوئی نہیں ہے اور مسجد میں کیا لایا آتا ہے۔ پس ہم مسجد میں چھپ رہیں گے۔ جب
 نماز پڑھنے لگے گا تو ہم قتل کر دیں گے۔ اگر ہم چکے تو چکے اور اگر کٹے گئے تو کٹ
 ہو جائیں گے کہ راہ خدا میں مقتول ہو گئے۔ دنیا میں ذکر خیر ہوگا اور عاقبت میں جنت
 ملے گی۔ وہ بولا کہ جنت حضرت علی رضی اللہ عنہ میں میرا توجہ نہیں چاہتا ان کے
 قتل کے واسطے۔ ابن عثم بولا کہ جنت اس نے خدا کے دین کے اندر آدمی حکم مقرر
 کئے اور ہمارے بھائیوں صالحینوں کو اس نے قتل کیا۔ پس ہم بھلائیوں ان لوگوں
 کے جن کو اس نے قتل کیا ہے قتل کرینگے۔ موت تنگ کر اپنے دین میں اس نے
 منظور کر لیا پس دونوں قتل عام کے پاس آئے دیکھا کہ وہ مسجد میں قہ بنا کر مستعد
 بیٹھی ہے اس نے اپنے چچا کے خیر کو انہوں نے اپنی تلواریں لیں پھر دونوں
 اگر اس کو کٹ کے پاس جا کر بیٹھ گئے جہاں سے حضرت علی نکلا کرتے تھے۔
 ابن عباس موزن آیا اس نے الصلوٰۃ کہا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھ چلے
 موزن آگے تھا حضرت علی اور امام حسن پیچھے تھے۔ جب دروازہ سے نکلے تو فرمایا

اسے لوگو نماز کی تیاری کرو۔ نماز کی تیاری کرو۔ آپ کی عادت مبارک تھی کہ
 وہ اپنے ساتھ رکھتے تھے قرآن کے ساتھ لوگوں کو جگایا کرتے تھے۔ دو
 شخص سامنے آگئے۔ ماضی میں سب کوئی کہتا ہے کہ میں نے تلوار کی چمک
 دیکھی۔ اور سنا ہے کہ کوئی کہتا ہے حکم اللہ تعالیٰ کہتے ہے علی بن ابی طالب
 وہ لوگ انھی تلواریں ماریں شیب کی تلوار طاق اور بالاسے سرول میں لگی۔ اور
 ابن لجم کی تلوار پیشانی سے چوٹی تک کاٹ گئی۔ اور خنجر تک پہنچ گئی۔ آپ صبح کی
 نماز پڑھا رہے تھے۔ باقی نمازیدہ ابن ہبیرہ نے خلیفہ بن کر نام کرادی *
 حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ آدمی جانے دیا ہے۔ ایک روایت میں
 ہے کہ گنا جانے پنا ہے۔ لوگ ہر طرف سے دوڑے شیب تلوار باندھ کر گیا
 اور ابن لجم پر جب لوگوں نے حاکم کیا تو اس نے بھی تلوار کے ساتھ چلے گیا۔ لوگوں نے
 رائد ویدیا مغیرہ بن نوفل نے اس کے سر پر شیب کی چادر ڈال دی۔ پھر انھوں نے زمین پر
 سٹہ مارا اور اس کے سینہ پر بیٹھ گیا۔ اور تلوار حسین بن نوفل بڑا زبردست
 تھا۔ جب ابن لجم حضرت علی کے پاس حاضر کیا گیا۔ انہوں نے فرمایا اسے اچھا کھانا اور
 اس کا بستر نرم کوٹنا۔ اگر میں زندہ رہا تو اپنے خون کا مالک ہوں۔ معاف کروں یا
 بدلہ لوں۔ اگر میں مر جاؤ گا اسے بھی میرے ساتھ ملا دیتا یعنی قتل کر دینا۔ میں خدا کے
 سامنے اس سے جھگڑاؤنگا اس کو قتل دینا اور اس کے ناک کان شکاں حضرت ام کلثوم
 بوہس سیدہ امین امید کرتی ہوں کہ امیر المؤمنین چرخ امت میں کچھ حد نہ پہنچو چکا۔ وہ
 یلیہ بولا تو پھر روتی کیوں ہو۔ پھر بولا میں اپنی تلوار کو زبردستی لیتی تھی۔ ایک ہنسی بھر
 اگر میری مراد پر نہ چلی تو خدا اس کو دور کرے اور اس کو مٹی یا بیٹ کرے حضرت
 علیؑ کبھی کا دن اور ہفتہ کا دن زندہ رہے۔ انار کی رات ۱۴ رمضان ۴۰ھ کو
 فوت ہوئے۔ آپ نے صاحبزادوں شاگردوں اور مریدوں کو جمع کر کے وصیت کی۔

فرمائی کہ اے آل عبدالمطلب لوگوں کو نہ مارنا فقط قاتل ہی سے قصاص لینا۔ اور
 ایک ضرب کے بدلہ ایک ضرب اور شہادت کرنا کیونکہ حضرت جلیل اللہ علیہ السلام نے
 فرمایا ہے مثلاً سے بچے رہو اگرچہ باؤلا کتا ہی کیوں نہ ہو *
 یہ تخم خواجه کا ومانے شروع ہوا ہے۔ بظاہر دنیا کے زاہد اور اماموں کے بھاد
 (یعنی حکم) بظاہر حدیثوں کے جامع قرآن کے حافظ۔ لیکن فی الواقع جماعت
 مسلمانوں کا بیچ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر اعتراض کہ تراویح میں کی جماعت کیوں کی
 حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اعتراض کہ قرآن کیوں جن کر آیا۔ مسجد نبوی کو کیوں
 بڑا عالیشان بنایا۔ یہ دین میں بدعت قائم کی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
 فیصلہ کیوں تھا کہ پھر چار مومن صالحینوں نہروانیوں کو کیوں قتل کیا۔ یہی جواب
 ہے جنہوں نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ یہ معاملہ کیا۔ رفتہ رفتہ
 عبد اللہ بن زبیر کو سولی پر چڑھایا۔ حجاج نے ایک لاکھ میں ہزار صحابہ اور تابعین کو
 قتل کیا۔ باندھ کر فوج کر آیا۔ جب بنی امیہ کا دور ختم ہوا تو عباسیوں نے عہد میں چلے
 کھلا کہ عہد اہل بیت اور بنی امیہ کو لعنت کرتے۔ عمر بن عبد العزیز نے لعنت موقوف
 کر کے عباد اللہ کہ جو اللہ ان کے لیے اللہ یا مری اللہ تعالیٰ والہ فحسان شروع کیا
 یہ ظلیوں کا ومانے سے پڑھا جاری ہوا۔ حضرت عرو نے جو کچھ علما و فضلاء کے ساتھ
 معاد کیا جن میں اس سبب تھا کہ اہل نبوی کی محبت و تعظیم کیوں کرتے ہیں بظاہر ہونا
 عہدہ تھا کا اور وہی سبب حضرت علیؑ تھا کہ ابراہیم و محمد بن عبد اللہ معاویہ کے ساتھ
 یہ امام کیوں دوستی رکھتا ہے۔ ماروں رشید کے وقت بڑا سخت داؤد لگا ہری زلم
 زمانہ بظاہر ہوا جبکہ بیٹے احمد نے سیدنا اہل علم و قتل کرانے فقط یہاں ہی کہ قرآن
 کو مخلوق کہو۔ عقائد معتزلہ کے اماموں کے عہد میں خواجه کے ساتھ شامل ہو گئے۔
 سبب یہ ہوا کہ نو مسلم یونانی فلاسفہ لغو صحت کیات اور احادیث کو اپنے اپنے

عقل کے ساتھ مطابق محمول کرنے اور برخلاف عقل مردود کرتے۔ کہتے رضا کا
دیر رہے نہ عذاب قبر کا پلھڑا پر عبور نہیں۔ نیز ان بطل ہے۔ وزن محال غلط
فاسق مرتکب کبیرہ یعنی بالکفار ہے۔ خوارج مرتکب کبیرہ کو کافر کہتے ہیں خدا تعالیٰ
کی حیثیت کے قابل ہیں ایسے کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ عرش پر بیٹھا ہے۔ ظاہر یہ
مذہب کل اہل اسلام کا مخالفت اور سب کو بدعتی اور کافر کہتا ہے۔

دافد ظاہری کے سلسلے میں ابن حزم۔ ابن تیمیہ بڑے بڑے محدث
چلے آئے۔ ابن تیمیہ کے ساتھ ابو الحسن شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے مباحثے کئے
اسکو جھوٹا کیا اس کی کتابیں جلادیں۔ سلطانی حکم کے ساتھ اسکے مریدوں کو
بعد اسکے قتل کرایا۔ اس کی کتابیں معنی اسکے بقیہ مریدوں کے پاس رہیں۔

جب سلطان سلیم خاں بادشاہ قسطنطنیہ فوت ہوا یہ بلاد عرب میں حالت
میں بغیر حاکم سلطانی کے رہے یہ موقع پاکر عبد الوہاب نجدی نے اپنے مریدوں
نجدیوں کو جمع کر کے کہا کہ بادشاہ مرگیا ابھی اسکے قائم مقام کوئی نہیں ہوا
نزار عرب پانہو گئی۔ جسے کس طرح پڑھا جاوے گا اور حد و شریعت کیسے جاری
ہونگے۔ کوئی امام دین کا چاہیے۔ سب نے عرض کیا کہ حضور پیر و مرشد ہیں عالم
ہیں محدث ہیں اس لئے مستحق امامت کے ہیں۔ آپ ہی امیر المؤمنین ہیں جسے
کہا کہ میں اس بات میں مجبور ہوں میری خوشی کوئی نہیں۔ اجرائے احکام دین
کے واسطے یہ عہدہ قبول کرتا ہوں بنام عبد الوہاب خطیب پڑھا گیا اور حکم دیا کہ
حرم میں بڑی پڑتیں ہیں سونے کا پرالہ ہے اور سونے کی چوکاٹ ہے اور
دینہ طیبہ میں جو روضہ ہے وہ صنم اکبر ہے اسکو توڑو۔ ابو سعود ایک امیر اسکا
مرید ہو گیا وہ اور نجدی اسکا بیٹا محمد نایب ابو بکر کے ہیں کئے شریف مکہ
کے ساتھ جدال و قتال ہوا۔ شریف دھوکہ میں رہا کہ حرم میں قتال کون کرتا

ہے ہر چند اسکو خبر پہنچی تھی کہ بارادہ فساد اُکسے ہیں مگر وہ غفلت میں رہا۔
جب حرم میں اکثر شیعری کی کچھ ادب حرم کا نہ رکھا۔ شریف اور غلام اس کے
چلے گئے۔ مجھے نے بیٹھ کر علما کو بلایا۔ ایک فتویٰ پہلے نہیں لکھا گیا تھا کہ نجدی
یسے دہائی کافر ہیں وہ فتویٰ محمد کے ہاتھ آگیا جسکے نام لکھے تھے انار بکر قتل کیا
ایک بڑے عالم سید عمر عبدالرسول تھے ان کو بلا کر کہا کہ ہم نے لکھا ہے۔ کہ یا
رسول اللہ کہنا کفر ہے کے کے مناروں پر پانچ وقت اہل اسلام علیک
یا رسول اللہ کہنا کفر ہے اور میں کفر کہنے والوں کو تم نے کافر لکھا ہے ہم تو
کہتے ہیں لا یُعَذِّبُ اللہُ الْعِزِیْبُ اِنَّ اللہَ اَنْہوں نے جواب دیا کہ یہوش شبائ قتل
وقایم حواس یہ فتویٰ میں نے لکھا یا رسول کہنا کفر ہے تو یہ عجب کفر ہے کہ
پانچ وقت نماز میں السلام علیک ایہا النبی کہنے کو عبادت جانتے ہو اور یہ کہہ کر
بڑا لغو بار بار یا رسول اللہ میرے چاہا کہ انکو بھی قتل کرے۔ اتنے میں شور ہو گیا کہ
سلطانی فوج شیوع میں آگئی۔ اس شور و فل میں وہ نجدی محمد بن عبد الوہاب
اور ہمتو جیہ ہو گیا اور شیخ عبدالرسول بچ گئے۔ یہ بات ہوئی تھی کہ جب سلطان محمود خان
تخت پر بیٹھا تو اسکا واس قندہ کی خبر ملی اس نے محمد علی پاشا مصر کو حکم دیا کہ فوج
جوار لے جا کر ان شریعوں پلیدوں سے حرمین کی زمین پاک کرے۔ یہ حکم
سننے ہی محمد علی پاشا مصر مجبہ افواج جہاز میں سوار ہو کر گیا۔ اور ان کی خوب
سرکوبی کی مصری فوج نے جو پہلے آرائی قندہ لے لیا تھا۔ پس ہزار دہائی قتل
ہوئے۔ انکے ناک کان کاٹ کر تھیلے بھر کر روم میں پہنچا دیئے۔ انکی جمعیت پر گندہ
ہو گئی۔ شامی نے بھی ان کا ذکر باب البغاة میں کیا ہے کہ یہ خوارج ہیں۔ اور انہوں نے
۳۳۰ھ میں یہ فتنہ قائم کیا۔ اور کچھ فوج ان دہائیوں کی دینہ طیبہ میں پہنچی تھی۔
حضرت کار و روضہ مبارک گرانے لگے کہ یہ صنم اکبر ہے اندر سے ایک اثر و انکلا سب

اس کو دیکھتے ہی بھاگ آئے۔ اور خبر فوج مصر کی بھی پہونچ گئی +

اسماعیل دہلوی جب دورہ پورٹ وکن میں مشغول تھا تو اسکو کتاب التوحید مصنفہ محمد عبدالوہاب نجدی مکتبہ لگی۔ وہ عربی میں تھی اسنے ایک اسکی شرح اردو میں لکھی جب کانام تقویت الایمان رکھا۔ جب دہلی میں آیا تو علمائے دہلی نے اسکی کتاب دیکھ کر انجمن خیرت واسنولنے دبا کر کہا یہ کیا معاملہ ہے۔ پہلے وہ صراط مستقیم لکھی جس میں اولیاء کا کشف اور سیر فلک درج ہے اور اس میں ایسی بات کر یا رسول اللہ کہنا کفر ہے۔ انہوں نے اسکے ساتھ مباحثہ کیا اور اسکو جھوٹا کیا۔ اسکے الزام و سکوت کی کتاب بنام تحقیق الحقیقہ موجود ہے۔ اسکے ذریعات ابلا ہر حد تک عامل تقلید کے متنازعہ امکان نظیر نبی کے قابل ہندوستان میں پھیلے پہلے امکان نظر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قابل پھر کنڈ جیل باری تعالیٰ کے قابل پھر وجود نبی کے قابل ہوئے۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے متنازعہ تھے۔ اور بعضوں نے یہ کہا کہ وہ اپنے زمانہ کے رسول ہیں جیسے ہیں تو ہم رسول ہیں تو ہم ہدی ہیں تو ہم مکہ و مدینہ کا شرف پر شرف حضرت ابراہیم خلیل اللہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ شرف مکان پشرون مکین ہے اور یہ نہ سمجھے کہ شرف کعبہ شریف کا حضرت ابراہیم اسماعیل آدم علیہم السلام کے وجود سے پہلے تھا +

حکایت اسماعیل ماہ محرم میں جامع مسجد وسیعہ کے شمالی دالان میں وعظ کر رہا تھا قاعدے سے شہزادے تبرکات خوشالی طرف سنگ مرمر کے حجر میں رکھے تھے انکی زیارت کے واسطے آئے کہ تبرکات لیا کہ عہدات کو زیارات کرائیں۔ جب تبرکات پانکی میں رکھ کر پچھلے تو سامعین وعظ تعلیم کے واسطے کھڑے ہو گئے۔ اسماعیل نے کہا بیٹھو۔ قرآن شریف کی سہ اذنی ہوتی ہے میں وعظ کرتا ہوں وعظ میں اگھٹانا ناجائز ہے۔ شہزادوں نے یہ بات بہادر شاہ کو کہی کہ مولوی اسماعیل نے ایسا کہا ہے

بہادر شاہ نے دونقیب بیٹھے کہ مولوی اسماعیل کو مسجد سے نکال دو۔ کھڑا ہو کر کہنے لگا کہ میں بھی اب سامان کر کے آؤں گا۔ تبرکات کو جلا دوں گا۔ اور روضہ نظام الدین کو گرادوں گا۔ اب اس غم پر جمعیت پیدا کر نیکی کے نکل اور پائیں کہ میں پادشاہ ہندوستان کا ہو جاؤں گا۔ خاندان شاہ ولی کا مشہور تھا جہاں جانا لوگ خدمت کرتے۔ اور سید احمد کو اپنا میر بنایا ہوا تھا۔ مولوی عبدالحی چن بے مولوی اپنے ہم مشرب کو ساتھ لئے پھرتا تھا۔ جہاں جاتے وعظ کرتے۔ مرید کرتے۔ پیر صاحب بھی ساتھ ہیں اور مولوی صاحب بھی ساتھ ہیں۔ اسی طرح بہت سی جمعیت پیدا کی۔ بہت نیچے اور گھوڑے اور اونٹ وغیرہ سامان ہتیا کر لیا گواہیاریں بھی پہنچا۔ لوگ اسکے وعظ شناس خوش ہوئے اور وجہ دولت کو خبر کی کہ ایک مولوی صاحب سید صاحب ہیں خوش بیان ہیں۔ دولت راؤ نے کہا بھیجا کہ میں جا رہوں۔ اچھا ہوتا تو آپ حاضر ہوتا اگر تکلیف فرما کر زیارت سے مشرت کریں تو بہت حسا ہوگا۔ جب اسماعیل بہادر وجہ دولت راؤ کے پاس گئے اس نے غلاموں سے کہا۔ کہ مجھ کو تعلیم کے واسطے کھڑا کرو۔ وہ تعلیم بہا لایا۔ اسماعیل نے کہا کہو لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ ہمارا رب ہے کہہ کہ جب ہم گدی پر بیٹھتے ہیں تو اول کلمہ طہ ہے ہیں۔ ہمارا کلمہ غوث پاک کا سکھایا ہوا ہے۔ اسنے جانشینوں کی طفیل میں پہنچا۔ ان کا دستور ہے کہ جب گدی پر بیٹھتے ہیں تو جو بٹھا پایا۔ اپنے پیر کالی کر بیٹھتے ہیں اسماعیل نے کہا کہ عام طور پر کہو۔ اور سب لوگ کلمہ پڑھیں۔ اسنے کہا اگر عام طور کہوں تو بڑا فتنہ قائم ہو جائے۔ اور کشت و خون ہو جائے۔ اس طرح تعلیم نہیں کرتے اگر عام طور پر اسلام تعلیم کرنا ہے تو آپ افغانستان کی طرف جاؤ اور وہاں سکیت سلطانی جمع کر کے لاہور پر فوج کشی کرو۔ رنجیت سنگھ کو زیر کرو۔ اور نکادین کا بجادو اور سکھوں کو مسلمان کرو۔ جب یہ آوازہ لوگ سنیں گے۔ تب مسلمان بھا جائیں گے +

راجہ نے ایک تھال اشرفیوں کا بھرا ہوا آگے رکھا اسماعیل نے اٹھ لی لگا دی کہ
 منظر ہے۔ خادم سے کہا کہ میرا ہاتھ دھال دے پلیٹ ہو گیا خادم آٹھاب لئے نظر اٹھا
 ہاتھ دھوئے اور اشرفیاں تھیلے میں ڈال لیں۔ راجہ نے کہا ایسی پلیٹیں نہیں کو
 اٹھائی لگانے سے پلیٹ ہوجاتی ہے وہ تو برسے میں ڈالی اور اٹھائی دھوئی یہ شریعت
 میں کوئی حکم نہیں کہ اشرفی روپے کو ہاتھ لگانے سے ہاتھ پلیٹ ہو جاوے یہ جیسا کہ
 تو نماز بھی درست ہے اسماعیل یوں لانا تاکہ وقت ہے جاتے ہیں راجہ نے کہا۔
 یہاں ہی نماز پڑھ لو اذان کہہ کر اور تکیہ کہہ کر باجماعت نماز پڑھی۔ راجہ نے کہا بڑا
 تعجب ہے کہ میرے فرش پر میرے مکان میں نماز درست ہو جائے اور اشرفی کو اٹھائی
 لگانے سے ہاتھ پلیٹ ہو جائے۔ یہ منافق ہے۔ جب حسب اشارہ مہاراجہ دولت راؤ
 کے اسماعیل پشاوری میں گئے تو بڑے وعظ شروع کئے۔ حافظہ راز صاحب شائع
 بخاری کے ہیں وہاں موجود تھے۔ انہوں نے جب اسکی زبان درازی اور خواجہ جی
 فتنہ اندازی سنی تو بہت مسائل میں مباحثہ کیا۔ اسکو الزام دیا۔ اتنی توفیق تو نہ تھی
 کہ سارے مجاہدوں کو اکٹھی روٹی دیوے لنگہ جاری کرے۔ دیہات میں اپنے
 جہادین تقسیم کر دینے کسی میں چالیس کسی میں پچاس۔ دوسرے ہری سنگہ لٹوا گیا۔
 دیہاتیوں نے باہم مشورہ کر کے اسکے مجاہدوں کو اپنے اپنے دیہات میں قتل
 کر دیا اور ہری سنگہ نے اس کی جمیعت کو اور اسکو قتل کر دیا۔ سید احمد علی مقتول
 ہوئے کچھ بقایا اسکے اتباع کا یا فغانستان میں رہ گیا وہ اسکا اپنی کاشت کاری کر کے
 گزارہ کرتے تھے ہندوستان کے وہابی عقیدان کی مدد کیا کرتے تھے چانچہ اس
 طاقت میں محمد شفیع میرٹھ والد شیکہ دار کسٹریٹ مجرم بنا اور عبدالقیوم بنگالہ میں جو جو
 سرکار انگریزی کو معلوم ہوتا گیا اسکو سزا دیتے گئے۔ اب وہ مجاہدین اپنی یا فغانستان
 سے ہجران ہو گئے۔ کتابیں اسماعیل کی تقویت الایمان تلخیص الحق ایک روزی

اور اسکے شاگرد نذیر حسین کی سیدار الحق وغیرہ ہیں۔ اسکے ترویجیات میں مدار الحق
 جو جو فہم الحق انحصار الحق وغیرہ چھپ گئیں۔ اسکے سرکوب مولوی احمد رضا
 خاں صاحب بریلوی افتاء اللہ کافی ہیں۔ انہوں نے ایک سو اسی رسائل لکھے
 ایک رسالہ کا نام دو سو تازیانہ پر فرق چوں نہ مانہ ہے۔ اسماعیل اور شیکہ بنگالہ ہی
 پر دو سو اعتراض لکھے ہیں لیکن ان کذب باری تعالیٰ کے قایل ہیں۔ فتاویٰ مزین
 جو مذہب کی تحریک کے واسطے بہت اہم علماء حرمین لکھا گیا اس میں سارا کفر اور زندقہ
 ان کا ظاہر کر دیا۔ اور رسالہ فضل و آبی صحت حدیث کا معیار بنایا۔ احیاء العلوم
 میں سماع مولیٰ واستدواذ اہل قبلہ ثابت کر دیا۔ اہل دین کو چاہیے کہ ان رسائل
 کی اشاعت کریں اور ایسے علماء کی مدد کریں کہ عام لوگ ان خراب کوششوں سے محفوظ
 رہیں۔ اپنے ایمان کو شر ثنائین سے بچا دیں۔ یہی لوگ دجالوں کے ابوالہ ہیں۔
 پنجاب کے وہابیوں نے اور رنگ پور اپنے آپ کو اہل حدیث کہلانے لگے۔
 کہتے ہیں کہ ہم نہ عبدالوہاب کو جانتے ہیں نہ نجد کو اور نہ اسماعیل و بریلوی کو ہم تو حدیث
 کو جانتے ہیں اور ہم اہل حدیث ہیں رکیز کہ وہابی بدنام ہو چکے تھے وہ نام ہی موقوف
 کیا کہتے ہیں کہ صحیح بخاری صحیح الکتب ابن کتاب حدیث ہم اسکے تابع ہیں احادیث
 صحیحہ اسی میں ہی ہیں۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ حنفی نے ان کی کل احادیث کے
 جواب دئے کہ ان کی احادیث منسوخ ہیں چار سو چھ مسائل لکھے ہیں تفصیل دار
 بیان کیا وہ کتاب بنام شرح معانی الآثار مبدوط و مطول ہے اسکا ترجمہ کرنے اور
 چھپانے اور دیکھنے میں عوام کو تکلیف ہوتی ہے اسواسطے مناسب معلوم ہوا کہ
 بالفعل خلاصہ طور پر چند مسائل کے جواب جو امام طحاوی نے لکھے ہیں مختصر عام فہم
 لکھے جا دیں بطور مشتمل نمونہ از خردار سے تاکہ لوگوں کو محسوس ہو جاوے کہ وہابیوں
 کی احادیث کا یہ حال ہے۔ جب اتفاق چند احباب ہو جائے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ

ساری کتاب کا ترجمہ چھپایا جاوے گا۔ اس میں تھینا ڈیڑھ ہزار روپیہ صرف ہوتا
 ہے۔ خلاصہ تقریر کا یہ ہے کہ جعفر را حادیث صحاح رشتہ میں ہیں سب کا مستند و
 ثقہ را شیدین کے ہے چونکہ خوارج امام اور ابو حنیفہ کے مکالمے میں تو ان منکروں نے
 خلفائے راشدین کی کاروائی کو بالکل طاق رکھ کر نیا مینیا کر دیا ہے یہ اہل حدیث
 اتنا نہیں سمجھتے کہ جب خلفائے راشدین نے جو پیش امام سب صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم
 اجمعین کے تھے تین برس نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق پڑھی
 بموجب ارشاد و صلوات اللہ علیہ اجمعین اُٹھتے تھے پڑھی تو اس میں کوئی نسبت
 باہنی نہ لگیا۔ مگر یہ عقیدہ خوارج انکو مستند جانا حرام ہے۔ خوارج حدیث مرفوعہ کے
 طالب بنے۔ یعنی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچے وہ مانینگے سب واسطے
 اہل سنت و الجماعت سے خارج ہو گئے۔ بنا بریں تقلید امام عظیم کے منکر ہیں اور
 یہ چھ کتابیں یعنی صحاح رشتہ حدیث کی محدثوں نے بمقابلہ صحاح رشتہ شریف
 امام فتویٰ ضد پر لکھیں جن کا نام سیر صغیر سیر کبیر بسوطہ زیادات جامع صغیر
 اور جامع کبیر ہے اور جن کی روایات کا نام ظاہر اندہ سب اند ظاہر الروایات ہو
 انکے برخلاف جو روایات فقہ شریف کی ہیں وہ روایات نو اور کہلاتی ہیں وہ مرفوع
 ہیں اور مرفوع ان کی روایات قابل فتویٰ نہیں۔ ایسا ہی یا اہل حدیث سوائے
 صحاح رشتہ حدیث کے جو دوسری حدیث کی کتابیں ہیں ان کو غیر متبرک سمجھتے ہیں تاکہ
 صحاح رشتہ فقہ شریف کا مقابلہ پورا پورا ہو جاوے ۛ
 اب ان اہل حدیث کے اصول متبرک لکھنے اور جواب دینے بطور تطویل نقل
 مطلب ہیں کیونکہ اہل مہول انکا بخاری ہے۔ بخاری نے جو خلافت خلفائے راشدین
 کے کیا وہ انظر ہے ۛ
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جمع صحابہ میں تحقیق کیا کہ جب مرد جو رشتہ ساتھ

دخول کرے تو غسل فرض ہو جاتا ہے چاہے انزال ہو یا نہ ہو۔ محمد بن اسماعیل
 بخاری اس مسئلہ میں اپنا نام لکھ کر کہا غسل احوط ہے فرض نہیں۔ باجماع صحابہ کا
 خلاف کیا۔ سند اسکی کیا ہے کہ الماء من الذی یغسل غسل انزال سے ہوتا ہے اور
 یہ حدیث باتفاق اہل ائمتہ منسوخ ہے یا بطل ابن عباس رضی اللہ عنہما محمول
 بر اختلاف خواب ہے۔ دوسری حدیث جب حضرت عثمان بن عفون فوت ہوئے تو
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکے گھر گئے جسکے گھر وہاں تھے یعنی ام العلاء
 وہ بولی کہ عثمان بہشتی تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا تمہیں کیا معلوم
 ام العلاء بولی کہ مومن تھا۔ مہاجر تھا حضور کا بھائی رضاعی تھا۔ ایسا نیک تھا۔
 اور ایسا نیک تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ واللہ ما ادری و انادری
 اللہ و انیضون لی۔ یعنی واللہ حالانکہ میں رسول خدا ہوں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ
 کیا ہو یہ حدیث کس قلم اور کسٹھ سے نکالی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا
 انجام معلوم نہیں تو آیت شریفہ فی غیرک اللہ ما المقدم من دینک وما تاخس
 کہ ہر گز تاکہ بخشے اللہ تعالیٰ آپ کی خاطر گناہ اگستہ پچھلے اور غسلے اللہ یکتک
 کتبک مقاماً محموداً کہ ہر گز یقین ہے کہ خدا تعالیٰ تم کو مقام محمود پر ضرور رکھتا
 کرے گا کیونکہ فعل اور عسے کا لفظ خدا تعالیٰ کی کلام میں مجھے یقین ہوتا ہے۔
 ولسوف یعطیک ربک فقل عنی اور ضرور خدا تعالیٰ آپ کو اتنا دے گا کہ آپ
 راضی ہو جاویں گے۔ اور صدیق اکبر کے حق میں ولسوف یرضی فرمایا ہے کہ
 صدیق اکبر راضی ہو جاوے گا۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج میں جنت
 کی سیر فرما کر سب کے مقامات معینہ ملاحظہ فرمائے اور سب کو خبر دی تو وہی حدیث
 کو عنابر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ کہا جاوے تو اور کیا کہا جاوے۔
 تیسری حدیث آنحضرت تیس روایت کی ہے کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ

کی، دو کچھ تو راستہ میں ابوبکر بن ابی ساعدی سے انہوں نے کہا کہ کہاں جاتے ہو کہا کہ اس شخص نے حضرت علیؓ کی مدد کو جاتا ہوں ابوبکر نے کہا لوٹ جاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو بے مسلمان آپ میں تلواریں رکھ لیا کرتے ہیں تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخی ہیں۔ پس یہ بخاری تمام صحابہؓ علیہم السلام نے جماعت حضرت علیؓ اور امیر معاویہؓ اور عشرہ مبشرہ کو بھی جنکے قطعی ثبوتی ہونے کی خبر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی۔ معاذ اللہ دوزخی تیار کیے یہ جملہ احادیث بخاری اور اس کے اتباع کے تقاضا ہیں۔

فوتوح الرحمت شرح مسلم الثبوت میں لکھا ہے کہ اس کتاب بعد کتاب بخاری ہے۔ ابن صلاح صحیح تلامذہ بخاری کا قول ہے اس سے ہی مشہور کر دیا ورنہ بخاری میں احادیث متضادہ اور منسوخہ بہت ہیں جن کی کچھ تفصیل میں شرح فتح الکبریٰ مولوی وکیل احمد بک رپوری میں ہے۔ اب اس شرح معانی آثار کے مسائل لکھنے سے معلوم ہو جاوے گا کہ صحاح کی احادیث کس قدر منسوخ ہیں۔ اسباب اہل طہارت سے شروع کرتے ہیں کہ ان کی احادیث کی نقلی کھلمبھار سے اور غلطی واضح ہو جاوے۔

رسالہ نافع العباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى اما بعد پس یہ مسئلہ کبرئے متعلقہ بالامتہ اشعری اس زمانہ میں اہم المسائل ہے۔ ہر ایک مسلمان کو لازم ہے کہ اس رسالہ کو بخوبی حفظ کرے تاکہ نماز اس کی جو بعد از ایمان باللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے مردود نہ ہوے اور عن اللہ مقبول ہو کہ شریعت الہیہ کا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اِنَّمَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْ الْمُضْمِرِينَ یعنی اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کی ہی قبول نہیں کرتا ہے۔ نہ دوسروں کے۔ اہل حدیث شریف میں ہمارے یہاں یَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَواتِ مَنْ تَقَدَّمَ قَوْمًا وَهَؤُلَاءِ كَارِهُونَ ہر واہ ابوداؤد یعنی اللہ تعالیٰ نہیں قبول کرتا نماز اس شخص کی جو امامت کرے کسی قوم کی سبائیکہ وہ قوم اسکو کبروہ جانتی ہوں۔ اور عاکر نے مرفوعاً یہ حدیث بیان کی ہے یعنی اِنَّ سَتْرَكُمْ اَنْ يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَواتِ كَوْمًا قَلِيًّا وَتَكْفُرُ اَكْثَرُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ وَفَدَّ كُمْ فَمَا يَبْنِيكُمْ وَيَنْتِزِعُ تَرْجُمَہ اگر خوش آتی ہے مگر یہ بات کہ اللہ تعالیٰ تمہاری نماز قبول فرماوے تو چاہئے کہ اپنے نیک لوگ تم سے تمہاری امامت کراویں کیونکہ وہ وکیل ہیں تمہارے درمیان تمہارے اور تمہارے رب کے۔

اس کیت کریمہ اور حدیث شریف سے خوب روشن ہو گیا کہ نماز مقبول وہی ہے جو متقی اور صالح کے پیچھے ادا کی جاوے۔ اب معلوم کیا جاوے کہ اس امت مرحومہ میں کونسا فرقہ سعید ہے اور کون متقی اور کون شقی ہے۔ اور کون غیر متقی حضرت بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امت کے تہتر فرقہ میں سے ایک فرقہ کو جنتی فرمایا۔ اور بیتر کو ناری و پنبی۔ کسی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیشی کون ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ **فَاَنَا عَلَيْهِمْ وَأَصْحَابِي** جس میں ہوں۔ اور میرے اصحاب میں وہی فرقہ جنتی ہے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب کے طریق پر ہو۔ ظاہر ہے کہ یہ فرقہ نابیکل فرقہ اہل سنت و جماعت کا ہے جو متقی و شافعی و مالکی و حنبلی ہیں یہ چاروں مذہب الے ایک عقیدہ رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو مشرکہ و قدس ذاتی جلہ اوصاف و ذیہ سے اور موصوف ذاتی جلہ اوصاف کہالیہ کے ساتھ اعتقاد رکھنے والے ہیں اور صل کو عظیم الصلوٰۃ و السلام معصوم جانتے ہیں اور سارے اصحاب کبار و کمون کمال یقین کر کے خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کو متنازل رکھتے ہیں اور کہتے ہیں **رَبَّنَا آتِنَا فِي هَذِهِ مِمَّا ارْتَدْنَا** **الَّذِينَ كَفَرُوا وَتَابَ رَبُّكَ إِلَيْهِمْ** **وَلَا يَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا** ترجمہ اسے پروردگار ہمارے برادر وں کو جو ہم سے پہلے یا ایمان لائے تھے ہم سے بخشنے اور ہمارے دلوں میں دشمنی ایمان والوں کے مت ڈال نہ۔

رافضی و خارجی و داعی و معتزلہ جبری و قدری وغیرہ جتنے فرقے ہیں سب اس عقیدہ کے برخلاف ہیں۔ یہ سب کے سب ہستی نہیں ہیں۔ ہر ایک فرقہ کے عقاید برخلاف اس فرقہ اہل سنت و جماعت کے ہیں اور ان کی کتابیں عقاید کی جہاں جہاں رسوائی کی جہاں اور خارجیوں کی جہاں اور داعیوں کی جہاں۔ چو کہ اس رسالہ میں تذکرہ و مایوں کا مقدمہ ہے لہذا ان کی کتابوں کا نشان دینا واجب ہے پہلی کتاب

ان کی عقاید کی کتاب التوحید مصنفہ محمد بن عبد الوہاب نجدی کی ہے جسکے سبب یہ فرقہ اپنے آپ کو محدثی کا لقب دیتا ہے۔ دوم تقویت الایمان مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی کی ہے جسکے سبب یہ فرقہ اپنے آپ کو اہل حدیث کا خطاب دیتا ہے اور باقی کتابیں مشہور و معروف ہیں ان کی فشریح کی چنداں ضرورت نہیں۔ مشیت ثنویہ خود ار ہے۔ یاد رہے کہ سب اہل سنت و جماعت قرآن مجید اور سنت نبوی اور جماع اصحاب کرام رضائے متفقہ میں اور یہ وائی لوگ اصحاب کرام کے قول و فعل کو خلاف سنت بلکہ بدعت ضلالت کہتے ہیں اور جماع اصحاب کرام کا انکار کرتے ہیں اور اپنے دل سے ایسی واپسیات بے اصل باتیں تراش کر اپنے عقاید کی کتابوں میں درج کرتے ہیں جسکے سننے سے مومن آدمی لا حول و پڑتا ہے اور ان کو بلاتامل کا فریب لگتا ہے۔ تقویت الایمان میں لکھا ہے کہ یقین کر لینا چاہیے کہ سب مخلوق کیسا بڑا کیا چھوٹا خدا کی شان کے آگے چارے بھی ذلیل ہے۔ اقول یہ کیسا بڑا کفر ہے جسکی توبہ بھی مقبول نہیں ہو سکتی کیونکہ توبہ صرف ان کفریات سے ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے گناہ ہوں اور جو عباد اللہ کے حقوق ہوں وہ تو معاف نہیں ہو سکتے۔ اب اس کا کفر کی کوئی حد نہیں رہی کہ انبیاء و اولیاء و فرشتوں اور محبوبوں کو اس نابکار نے یکساں کر کے چارے بھی ذلیل لکھ دیا۔ اس نے سارے قرآن مجید اور احادیث نبویہ کا انکار کر دیا اور سب نبی و ولی و کافروں کو یکساں کر دیا۔ اللہ تعالیٰ اس کا روبرو فرمایا۔ **أَفَجَعَلَ الْمُتَسَلِّطِينَ كَالْعَجْرِيِّينَ مَا لَكُمْ ذِكْرًا لِّكَيْفَ تَحْكُمُونَ** یعنی کیا ہم مسلمانوں کو کافروں جیسا کر دیکھ دیا ایسا نہیں کیا ہوا ان کو تم کیسا حکم لگاتے ہو۔ ایسا ہی اس تقویت الایمان واسے نے کتاب ایضاح الحق کے صفحہ ۳ پر لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ اور روح ہوسنے پر قدرت رکھتا ہے۔ ورنہ قدرت انسان فی قدرت آپ پر یا وہ ہو جاوے گی، اقول اس عقیدہ کو کفر نہ کہیں تو کیا کہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات

کو مترہ و مقدس فرمایا ہے اور کہا ہے۔ **مُتَّخَذَاتُ الدِّينِ أَسْرَى لِعِبَادِهِ لِكَلَامِهَا**
یعنی پاکی ہے ہر عیب پر اس کی جس نے اپنے عباد کو اس میں سیر کرائی، شیخ محمد قاسم
اللہ تعالیٰ کے نام میں ہے اللہ تعالیٰ پاک ہے ہر عیب سے اور ان سے جو مخلوق کے
خیال میں آویں۔ اس پر عقیدہ ہے کہ اس سخت عیب خدا کی ذات کو لگا دیا۔ یہ اس فرقہ
و مائتہ کا پیشوا ہے اور یہ دعویٰ اسلام کا کرتا ہے۔ اور رسالہ لکھا ہے کہ
و مائتہ کے پیچھے جتنی کہ نماز و صحت ہے جس کا نام واضح الفساد رکھا ہے اقول
و مائتہ کے پیچھے نماز بالکل ناجائز ہے اور مطلقاً حرام ہے۔ ساری کتابوں میں اہل
سنت جماعت کی تائید ہے کہ بدعت مکفرہ والے کے پیچھے اقتداء ناجائز ہے۔ اور یہ
فرقہ ایسا بدعتیہ ہے کہ عقائد کرام و اہل غلطی و بدعت بکتا ہے +
تو اس کے آٹھ رکعت چہرے ہیں اور میں رکعت چہرے والوں کو برا کہتے ہیں۔ دیکھو
کہ میں رکعت حضرت محمد نے اہل جہاد و علماء راشدین و صحابہ کرام نے پڑھیں
اس کہنے سے یہ فرقہ کفر ہو یا مسلمان رہا۔ بلکہ ہماری کتابوں میں توبہ لکھا ہے کہ
جو کوئی امام عظم علیہ السلام کے قیاس کو حق نہ مانے وہ بھی کافر ہے۔ بخدا ہی تائید
صفحہ ۲۷۵ جلد ۲۸۱ خالق قیام الہی بخلیفہ رحمہ حق نیست یکر گذانی انسان
خانیہ۔ جس کسی نے کہا کہ قیاس امام ابو حنیفہ رحمہ کا حق نہیں ہے تو وہ کافر و جاد
جیسا کہ تانا خانہ میں ہے۔

پس بموجب ہمارے کتابوں کہ جن پر فتویٰ ہے یہ لوگ جو قیاس امام ابو حنیفہ
کو حق نہیں مانتے کافر ہیں کافر کے پیچھے اقتداء ناجائز ہے۔ اور حرام مطلق۔ اور
اس رسالہ واضح الفساد والے نے جتنی عجائبات لکھی ہیں سب عبارات میں یہی مطلب ہے
کہ کافر کے پیچھے اقتداء ناجائز ہے یہ شخص مائتہ ہے اور مسلمانوں کو دھوکہ دیتا ہے
صفحہ ۱۰۷۰ فقہ اکبر لکھا ہے (الْمُتَّخَذَاتُ خِلَافٌ كُلِّ بَيْتٍ قَبْلِي مِنَ الْمُنْتَفِعِينَ جَانِبِ)

یعنی نماز پیچھے ہر ایک گنہگار کے جائز ہے اقول دیکھو اس میں من شرط ہے کہ
مومن کی اقتداء جائز ہے نہ کافر کی اور صفحہ ۷ میں ہے۔ **كَانَ اتِّخَاذُهَا وَالتَّابِعُونَ**
وَمَنْ يَتَّبِعُهَا مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ بَعْضُهَا مَخْلُطٌ بَعْضُهَا جیسے صحابہ
کرام رہا اور تابعین اور ان کے بعد اماناں پادروں ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھتے
تھے اقول صحابہ کرام اور تابعین اور اماناں دین کا مذہب و بیابوں کے مطابق
نہیں تھا۔ صاف اس عبارت سے بھی یہی معلوم ہوا کہ اہل ایمان اہل سنت و جماعت
والوں کے پیچھے اقتداء ناجائز ہے کیونکہ سارے اصحاب و اماناں دین اہل سنت
و جماعت تھے نہ مثل و مائتہوں کا مذہبوں کے تھے کہ خدا کو یہ ٹھکانا اور پیغمبروں کو چار
اور ذلیل کہیں۔ **أَتَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ**۔

مخصوص کسی کتاب میں نہیں لکھا کہ راضی و مائتہ کے پیچھے اقتداء ناجائز ہے۔ رسالہ
واضح الفساد والا جھوٹ بکتا ہے کیونکہ و مائتہ ہے اور و مائتہ اہل سنت و جماعت
کو دھوکہ دیتے ہیں۔ درختار وغیرہ میں ہے **وَإِنَّ اتِّخَاذَ بَعْضِ مَا عَلِمَ مِنَ الدِّينِ**
خُصَّ وَرَدَ كَقَوْلِهِ یعنی اگر کوئی انکار کرے اس بات جو دین میں ضروری جانی
گئی ہے جس کے انکار سے یہ کافر بناتا ہے **كَقَوْلِهِ** **إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى جَسَمٌ كَالْجَسَامِ**
وَالنَّكَارُ حُجَّةٌ الصِّدِّيقُ قَدْ بَصَحَ **الْإِقْدَارُ** **أَيْ** **أَصْلًا** جیسا کہ یہ کہے خدا
جسم ہے مثل الجسام کے اور انکار کرے صحت صدیق اکبر کا پس اقتداء اس کے
پیچھے بالکل درست نہیں ہے +

ایسا ہی جلد کتابوں فقہ میں لکھا ہے اب تفصیل وار سنو کہ جن کے پیچھے نماز مکروہ
ہے۔ مگر یاد رہے کہ یہ کراہت و حرمت اُن کی نسبت میں جو اہل سنت و جماعت
ہیں و نہ وہ تابعین کا فیصلہ ہو چکا ہے کہ اسے اہل سنت و جماعت سے خارج
ہیں اور اُن کے عقائد جدا ہیں۔ غلام۔ خواہ کزاد کیا گیا ہو۔ اعزازی صحران

مطالعہ۔ اب یہ بات کہ شافعی المذہب کے پیچھے ناز جانز ہے یا نہیں۔ ائمہ اربعہ
 اذاکان الامام تیمانی موضح الخلاف فیہ جابز ہے کہ جب امام عقلمانی
 خلاف سے پرہیز کرے فلا کیوں مضموم کیا گیا تھا کافی ایما یہ اور جابز ہے
 بھی نہ ہو ورنہ اور اپنے ایمان میں شک نہ کر دے والا بھی ہو۔ زلایہ اسرار
 اوصاف لائبریری میں موجود ہیں۔ موضح خلاف میں خلاف کے لئے پھر جس کے
 سبب یہ لائبریری دہلی کو ہلانے اور مضموم خلاف دہلی کے پھر کتبہ
 بار بار عدالتوں تک لے جے ہو چکی اور شافعی ایمان ہیں۔ اور مضموم کے نزدیک
 سنا کہ لائبریری ہٹان کا ادنیٰ بات ہے جو بیٹا سب لایا جان ہیں کہ کتاب
 تقویت ایمان ان لوگوں کا ایمان ہے۔ اور وہ کتاب کفریات سے پر ہے +
 ان کی شکی تا جو اب زیادہ لکھنے کی بنا پر یہی نہیں رہی۔ حالیکہ یہی صا
 لکھا ہے کہ نازوں کی ترتیب کو نہ رعایت کر کے دالے کے پیچھے ناز جانز ہے
 اور تاریخ اس سے کم پر کر کے ملنے کے پیچھے بھی لایا جانز ہے۔ یہ امر ہے کہ یہ سنا
 اور صاف مذموم اس گروہ وین جو وہ ملاوں میں موجود ہیں جو برب مذہب شافعی کے
 نزاکت کی نامہ ہی صحیح ہے نہ وہ اور نہ کھانا ان کا پاک ہے نہ پکڑا۔ یہ مرد و کرم
 میں گھر سے تو یہ لوگ اس کرم کی کوٹا پاک نہیں جاتے۔ پس ان کا مضموم کے ساتھ کیا معاملہ باقی رہا
 پڑ جائے تو یہی ملید نہیں جاتے۔ پس ان کا مضموم کے ساتھ کیا معاملہ باقی رہا
 یہ لوگ کیوں اس حق مذہب کے رہے ہیں اور نہ سنا لے لکھتے ہیں کہ مضموم کی کیا شان
 و شایوں کے پیچھے درست ہے (انجواب) ان ذاتیات باتوں سے یہ امام ایمان
 ان کتبوں سے اس کی کوئی دہلی نہیں چھٹا کہ جب کرم دہلی ہے جو تو کرم و مضموم
 کے ساتھ کیا معاملہ دین کا باقی رہا ہے کہ کرم خود اور کرم کرم کے ہو نہ جائے
 پیچھے ناز نہ ہو۔ اگر کرم صاف صرف اور نہ شافعی مضموم کے ساتھ نہ کرے

کار پیچھے والا ہو سکا جو کہ کہتے ہیں۔ اجماعی نایاب۔ فاسق عتداع۔ اور۔ یعنی
 بے ریش مضموم است لکھا۔ نتیجہ کم عقل و عقول ناخاندہ۔ اربعہ سفید و غور والا۔
 جیکے عام زبان پر سفید داغ برس کے ہوں۔ شریعت خرم سود قرار۔ تمام چکر خود
 سرائی یا کار متعین ملک سے بنا دے کرے والا۔ آلام باجرت۔ گستاخین
 طلبا۔ نے بڑے ضرورت جانز لکھا ہے۔ مخالفت مذہب والا جس کے بارہ میں مضموم
 کا شک ہے۔ اور اگر لایبریری مخالف ہو تو لازم ہے۔ اور اگر رعایت مقتدی کی کرے تو
 جائز ہے۔ آج۔ لکھا۔ مجتہد لکھا۔ بیوہ عاتق بول و بیچ کا روکنے والا۔
 قطع درست برکت۔ بہت خیال کرنا چاہیے کہ مخالفت مذہب طلبا یعنی
 مذہب والا یا مکی یا اصلی مذہب جو الی سنت و عادت سے ہے۔ اسم کی امامت
 مشروط ہے بشرط عدم مخالفت با مقتدی حنفی۔ پس دلی کی امامت کے طرح
 جائز ہو سکتی ہے۔ رضامندی عالمیہ جلد ۲۳۰ بیوہ لکھا۔ مخالفت مذہب
 حقوق دین حدۃ ولا يجوز مخالفت المذہبی والجمعی والفقہی والمذہبی
 ومعین بقول بخاری التعلیل۔ وہ مذہب مسمی ان کان حول ولا یکفر بہ لم
 صاحبہا بخیر الاعتقاد مخالفت مع اکثر اھل حقہ و اکثر اھل کفر فی التبدیل
 واخلاصہ وھذا الذی حکم ان فی الیس مباح صاحب ہوی اور جو کہ پیچھے
 ناز جانز ہے مگر کر رہا ہے اور مضموم و جمعی و قدری اور شریعت دہلی اور جو کہ پیچھے
 اور کراں و عقول کہنے والے کے پیچھے جانز ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اگر عقیدہ ایسا
 ہو کہ جس سے وہ کافر نہیں بناتا تو مانگس کے پیچھے کہا بہت ہے ساتھ جانز ہے۔
 اور اگر لایبریری دہلی ہے تو جانز نہیں +

یہ بھی عالمیہ مضموم نہیں لکھا ہے کہ فاسق یا شریعت کے پیچھے ناز جانز ہے
 سے طلب جامعیت کو ہوتا ہے یہ کہ ایسا مالو اب نہیں پانا جو صالح حنفی کے پیچھے

کو ہم طہی مذہب میں بھی رہتے۔ ہم کو جو دارو اسلام سے بھلا نکلتے۔ اسباب
 حنفیوں کا تھا اسے ساتھ کیا تعلق رہا۔ وہ کیا بات ہے یہ وہابی لوگ حنفیوں
 کو مشرک کہتے ہیں جو کوئی یا شیخ عبد القادر جیلانی شیعہ اللہ پر ہے۔ وہ ان کے
 نزدیک مشرک کافر ہے۔ اور تقلید یا امام معین کو ناجائز بتاتے ہیں اور بانی کہتے ہیں
 کہ ہم تو حضرت غوث اعظم قدس سرہ اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو مانتے ہیں یہ ان کا
 دھوکہ ہے۔ حضرت غوث اعظم قدس سرہ کو مانتے تو حضرت غوث اعظم کی کلام کے منکر
 کیوں ہوتے۔ اور حضرت غوث اعظم کے فرمان کے مطابق جو عمل کئے اُسکو کیوں کافر
 کہتے۔ غوث پاک تو فرماتے ہیں جو میرا نام بگاڑے اس کی سختی دور ہو جاتی ہے یہ لوگ
 اس بات کو کھنچا لیتے ہیں معلوم ہوا کہ یہ لوگ پردہ حضرت غوث پاک کو بھی بڑھا لیتے ہیں
 بیعت الاسلام جس میں جناب غوث الاعظم قدس سرہ کے اقوال احوال پسندیدہ مذکور
 ہیں ملاحظہ طلب ہے اور امام اعظم کی تقلید مطابق قرآن شریف اور حدیث نبوی مسلم
 کے ہر ایک پر واجب ہے اس درجہ کا کوئی عالم نہیں رہا جو اس تقلید سے مستغنی ہو۔
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّبِعُوا اللَّهَ وَاتَّبِعُوا رِوَايَاتِهِ** مع اللہ کی روایت
 یعنی اسے ایران والو تو قسری اختیار کرو۔ اہل حق کے ساتھ رہو۔ اس سے صاف تقلید
 امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی ثابت ہے کل امت اہل سنت جماعت میں سے امام اعظم
 کے مساد کوئی متقی نہیں۔ سب کو حکم ہے کہ تم امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے سنگے ہو
 مگر چونکہ دوسرے اماموں کے مقابلہ تقلید اپنے اپنے اماموں کی کر چکے تھے اور
 تقلید پر کے چھوڑنی حرام ہے۔ لہذا شافعی مالکی و حنبلی معذور ہے کہ ارتکاب حرام
 سے سبک کریں۔ اور وہابی ہندوستان کے پہلے حنفی تھے۔ ان لوگوں نے مذہب
 حنفی کو ترک کیا۔ تو یہ لوگ بموجب حکم مذہب حنفی کے واجب التعمیر ہوئے۔ اگر سلطان
 اسلامی ہوتا تو اپر لغزیر شرعی جاری کرتا۔ اب طرفہ یہ ہے کہ دھوکے کرتے ہیں

کہ ہمارے پیچھے حنفیوں کی نماز جائز ہے۔ معاذ اللہ بالکل حرام ہے۔ شامی میں لکھا
 ہے کہ صحیح مذہب یہی ہے کہ رائے معتدلی کی معتبر ہے اگر معتدلی کو خیال ہے کہ
 امام مخالف مذہب والا ہے اور رعایت میرے مذہب کی نہیں کرتا۔ تو اقتداء
 اُس کے پیچھے ناجائز ہے۔ یہ بات خیال میں رہے کہ کتب فقہ میں یہ مسئلہ نسبت
 مخالف مذہب شافعی کے ہے۔ اور شافعیوں کا عقیدہ موافق حنفیہ تھے ہوتا ہے
 وہابی لوگ تو سخت مخالف عقاید احکام میں ہیں حنفیوں سے مخالفت اُنکی دو طرح پر ہے
 ایک عقاید میں دوم احکام میں عقاید میں وہ ہے جو بالاحوال تقویت الایمان افعال
 مذکور ہوا اور احکام فروعی میں اس طرح ہے کہ عورت کے ساتھ جامع کرنے سے
 بلا انزال انکے نزدیک غسل فرض نہیں ہوتا۔ ویکو بخاری کو صفحہ ۳۵۷ غرض الی
 بزرگوار قال یا رسول اللہ ان جامع الرجل المرأة فلیزل قال العسل
 حاصن المرأة منہ شیء یتوضا ویغتسل قال ابو عبد اللہ الغسل احوط
 یعنی ابی بن کعب مروی ہے کہ اُن نے پوچھا یا رسول اللہ۔ جب مرد عورت کے
 ساتھ صحبت کرے اور انزال نہ ہو۔ اپنے فرمایا کہ چنانچہ عورت کے ساتھ لگا
 وہ دھو کر پھر وضو کر کے نماز پڑھے +
 ابو عبد اللہ بخاری والا کرتا ہے کہ غسل کرنا اچھا ہے (یعنی فرض نہیں ہے)
 پس جب وہابی کا اعتقاد و عمل بخاری پر ہے اور بخاری والے کا یہ مذہب ہے کہ
 اس حالت میں غسل فرض نہیں ہے تب حنفی انکے پیچھے کس طرح نماز پڑھ سکتا ہے
 حنفی کو کیا معلوم کہ یہ جب ہے اور پلید اور باقائے امت یہ حدیث منسوخ ہے۔
 کوئی حنفی و شافعی وغیرہ اس حدیث کا حال نہیں ہے۔ بخاری کو اُٹھا نہیں سوچا کہ
 خود قبل اسکے حدیث ابو حریرہ کی روایت کر چکا ہوں۔ اُسکے برخلاف کیوں اپنا
 عندہ یہ ظاہر کروں۔ اور باقی اماموں کا عمل اس حدیث پر ہے جو ابو ہریرہ رضی اللہ

عنہ مروی ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ اجلس بین شعبیہ الاذیج فمجدھا فقد وجب الغسل فریایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب مرد چاروں شعبی عورت میں بیٹھے پھر اس کے ساتھ جہد کرے تو غسل واجب ہوتا ہے۔

چونکہ جاہل ضعیفوں کو پہلے یہ حال و باہیوں کا معلوم نہ تھا تو شاید ان کے پیچھے نماز پر طعنی ہایز جانتے ہوئے اب تو ساری فطری ان کی کھل گئی حنفیوں کو لازم ہے کہ تنہا پڑیں اور ان کے پیچھے نہ پڑھیں۔ کیونکہ اب مسئلہ واضح ہو گیا ہے۔ اور اس مسئلہ دفع الفساد میں جو حوالہ دیا گیا ہے کہ اہل مکہ و مدینہ کے لوگ رفع یدین کرنے والوں کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں اقول حریم شریفین میں چاروں مذاہب کے امام ہیں اور عقائد میں سب ایک ہیں۔ اختلاف فروعی کے بارہ میں سلطان حکم ہے کہ کوئی امام کسی مذہب والے کے مخالف بات نہ کرے یعنی جن سے نماز کسی مذہب والے کی جائز نہیں ہوتی وہ بات نہ کرے مثلاً بول کر کے ٹھیکے سے خشک نہ کرنا اور سر کے چہارم سے کم مسح کرنا اور فضا کرنے سے وضو نہ کرنا اور وہ درود سے پانی کم ہوا اس سے وضو نہ کرنا ان سب سے پہنیز کریں۔ و بانی کو حریم شریفین کا مولانا دیات درست ہوتا کہ جب کوئی و بانی ظاہر ہو کر وہاں امامت کرانا یا نماز پڑھنا مولوی نذیر حسین دہلوی کا قصہ ضعیفوں کے واسطے دلیل قوی ہے کہ جب حریم شریفین میں گیا تو گرفتار ہوا۔ جب سب عقائد باطل و ناپسند سے توبہ کی تو اس وقت رہا ہوا۔ پس علی در آمد حریم شریفین کا سب کے واسطے حکم منصف ہے جو کچھ وہاں دہلیوں کی توفیر سے وہی مسلمانوں کو ان کے ساتھ نہ کرنا لازم ہے۔

خاتمہ میزان شرعی مغربی میں لکھا ہے فقہاء ہندوستان ان میں بطبع علی

ادب الامم ولا يفرق عنا الله شيئا عليه التقييد بمذهب امام

[illegible]

حروف تہجی سے چاہتے نکال لے۔ یہ عالم کمال ہے۔ صفحہ ۴۹ میزان مغربی شاعرانی
رحمۃ اللہ علیہ

یہ وہابی لوگ عامی ہیں صد سال سے ایسا عالم جس کی تعریف ہو چکی ہے بفقود
ہو گیا ہے۔ لہذا اجماع عالم عامی ہے۔ اور عامی کو تقلید مذہب امام معین کی واجب ہے
ورنہ خود گمراہ ہوگا۔ اور وہ سب کو گمراہ کرے گا۔ اس کے مصلحت بھی یہی لانا مذہب
لوگ ہیں۔ اعاذنا اللہ تعالیٰ من الشیطان الرجیم

تنبیہ

عبدنامہ علماء و فریقین شیعہ و وہابی کا جو دہلی میں چھپا ہے۔ اس میں مسائل کے دو حصے
بڑی غلطی ہے جیسا کہ بحوالہ شامی و فتاویٰ عالمگیری مذکور ہوا۔ وہ دینی پسند نہیں
و معانی اثر و لحاوی، ص ۱۲۲ (باب عدم رفع یدین)

عن ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کبر لا یفتتح الصلوۃ
بیرفع ید یدہ حتی یکون ابھما ماہ قرینا من شیعۃ اذینہ لئلا یعود
یہی حدیث مرفوع تین سند کے ساتھ برا ابن عاذب سے مروی ہے۔ اور عبد اللہ
بن مسعود رضی اللہ عنہ سے عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یرفع ید یدہ فی اول
تکبیر لا یفتتح الصلوۃ بخلاف ترجمہ ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبوتا
تکبیر تحریر کے رفع یدین نماز میں نہیں فرماتے تھے۔ اور ابراہیم خلیفہ حق کے سامنے تذکرہ
ہوا کہ و ایل حدیث بیان کرتا تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں جاتے ہوئے
اور سر اٹھاتے ہوئے رفع یدین فرماتے تھے۔ ابراہیم غضب میں آئے اور کہا کہ و ایل نے
ایک دفعہ دیکھا ہے اور عبد اللہ نے سچاں دفعہ۔ کلیب نے کہا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ
رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ اور مجاہد نے کہا کہ شیخ عبد اللہ بن عمر کے پیچھے نماز پڑھی
وہ بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

ہدایت

امام شافعی اور امام عظیم علیہ الرحمۃ کے قول کے رد اصح اشعرا یث فہو
مذہبی کے یہ منہ ہیں کہ جہاں میری روایت نہ ہو اور وہاں تم میرا مذہب معلوم
کرنا چاہو تو حدیث صحیح میرا مذہب ہے جیسا کہ سب کتابوں فقہ میں ہے کہ جہاں
امام صاحب کا قول نہ ہو وہاں حدیث پر عمل کرتے ہیں۔

باعث تالیف رسالہ ہذا

لاہور محلہ چنگڑاں واقع بیرونی دروازہ سوری میں اہل محلہ نے امام کو مسجد سے
نکال دیا۔ اس نے نافرمانی کی کہ مجھ کو ناجائز نکالا ہے۔ در جواب اسکے اہل محلہ نے کہا
کہ یہ وہابی ہے۔ فریقین سے علماء و طلب ہوئے۔ انجام کار فیصلہ ہوا کہ وہابی کے پیچھے
نماز ناجائز ہے نکال دو۔ وہابیوں نے چیخ کورٹ میں اپیل کیا وہ بھی خارج ہوا۔
اور فیصلہ ماتحت بحال رہا۔ وہابیوں نے اپنی سہاوی دھونے کے واسطے ایک سالہ
مہینے واراض العباد لکھا کہ حق کی نماز وہابی کے پیچھے جائز ہے۔ چونکہ یہ رسالہ دیکھ
مقا اور جو جو حوالہ اس نے دیا تھا سب یہی ظاہر تھا کہ کسی مخالفت کے پیچھے
سب نماز جائز ہے کہ جب وہ رعایت مقتدی کی کرے۔ اور مقامات اختلاف سے
پرہیز کرے۔ سو وہابی لوگ مخالفت کرتے ہیں جن کے سبب لانا مذہب بیٹے۔ اور
عقائد ان کے ایسے ہیں جن سے حنفیوں کے نزدیک یہ لوگ اسلام سے خارج ہیں
پس امانت ان کی ناجائز ہے۔

ناف سے نیچے ہاتھ باندھنے نماز میں

اخرج ابن ابی شیبۃ فی مصنفہ عن و ایل بن حجب قال راایت رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم وضع بيمينه على شماله في الصلوة تحت المصراع۔
ابن ابی شیبہ نے اپنی کتاب صنفہ میں دلیل بن حجر سے روایت کیا ہے کہ میں نے
دیکھا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رکھا اپنے ہاتھ دایاں ہاتھ یا میں پر
نماز میں شیعہ ناف کے پر

اور زرین نے ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے۔ ان علیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ
قال السنة وضع الكف على الكف في الصلوة (ابن عجمی) استسحبوا
الوصول ترجمہ تحقیق حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ سنت نبوی ہے رکھنا
بہتیلی کا، بہتیلی پر نماز میں اور رکھنے دونوں کو ناف کے نیچے۔ (تیسرے اصول)
خیال رہے کہ لفظ سنت کا دلالت کرتا ہے مطلقیت فعل پر۔
اگر کسی نے روایت اس کے برخلاف کی ہے وہ محمول ہے بر ترک ایسا ناجائز
سنت ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کی ثابت ہوتی ہے۔

قراوت فاتحہ فرض نہیں بلکہ واجب ہے

صحیح مسلم میں عبد اللہ بن سائب سے مروی ہے قال صلی اللہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فاستفتح سورة المؤمنین کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ میں ہم کو نماز صبح کی پڑھا ہے اور سورت مؤمنین کو لقد اطلع المؤمنون
شرع کیا۔ اس سے صاف ثابت ہے کہ استفتاح نماز میں سورہ مؤمنین کے
ساتھ ہوا اور فاتحہ ترک کر دی۔

فاتحہ مقتدی کو پڑھنی مکروہ تحریمی ہے

معانی آثار طحاوی میں جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان له امام فقرأه الامام
قراة حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کا امام ہو سو قراۃ
امام کی قراوت اُس کی ہے۔ قال الله تعالى واذا قرى القرآن فاستمعوا
له وانصتوا لعلکم ترحمون ترجمہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب قرآن پڑھا جاوے
تو تم سناؤ اور چپ رہو۔ ایسا ہے کہ تم پر رحم کیا جاوے۔ یہ پیش بات ہے کہ فاتحہ کا پڑھنا
ناویں فرض نہیں۔ اور مقتدی کو فاتحہ پڑھنا ترک واجب یعنی مکروہ تحریمی۔ اور ناجائز
(آئین آہستہ کہنی سنت ہے)

معانی آثار طحاوی میں ہے عن ابی وائل قال قال عمر بن الخطاب رضي الله عنه
الله الرحمن الرحيم ولا بالتعوذ ولا بالتأمين ولا بالتكبير ولا بالتسليم ولا بالتسبيح
کہا اُس نے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم اللہ کے جہر نہیں کرتے تھے اور نہ اعوذ
بالحمد کے ساتھ اور نہ آمین کے ساتھ۔ جہر و سرار میں اختلاف ہے کہ جہر بلند
آواز استاء ہو کہ بہت سنیں اور سرار وہ ہے کہ خود قاری نے یا قریب جوار والی
ایک آدمی تک۔ اور حدیث جہر والی کوئی ایسی نہیں جس سے جہر آمین ثابت ہو۔
ترمذی میں ہے کہ وائل بن حجر نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ اُس نے
کہا کہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ اقرأ ولا الضالین قال ابو یوسف
وکانا صلوٰۃ یعنی حضرت صلعم نے آئین آہستہ کہی۔ اس سند میں شعبہ جو جو حدیث
میں۔ امیر المؤمنین۔ ہے۔ اور دارقطنی نے وائل بن حجر سے روایت کیا کہ حضرت صلعم
نے جب تلاوت القرآن فرماتا قال امین وانشأ ابن مسعود لک یعنی حضرت
صلعم نے آمین آہستہ فرمائی۔ عیثون کا حرف ادعا ہے کہ بخاری وغیرہ کہتے ہیں کہ
آمین ابن کہنی سنت ہے۔ یہ دعویٰ صحیح نہیں کیونکہ اس حدیث کے مخالف ہے۔

ت

بسم الله الرحمن الرحيم

مرجوعہ سے نقل قوی مدخل مولوی غلام قادر مدعا علیہ شمولہ
مثل سکا اجلاس منشی رام داس صاحب تحصیلدار بھیرہ

فیصلہ (۲) - ۱۸ اگست ۱۹۱۸ء

بمقدمہ محمد الدین چران الدین سکا بھیرہ مدعیان - بنام
مولوی غلام نبی و مولوی غلام قادر و مولوی غلام رسول علیہم

(علت دفعہ ۵۰۴) تعزیرات ہند

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله وحده وصلى الله على عباده الذين اصطفى
انا بعد پس بتاریخ ۲۵ و ۲۶ جادی الآخری یوم یکشنبہ و دو شنبہ اتفاق علماء
و اکابرین بلکہ بھیرہ و راجستھان سید پرونی برائے تصفیہ و تنقیہ مابین و مابیان و شہان
مجمع عام شد چنانچہ ہر دو فریقین باہم مباحثہ و مناظرہ کردند فریق مستی حضرت صاحب
مولوی غلام نبی لہ و لہ مولوی غلام مرتضیٰ صاحب ساکن سیریل - حافظ لال شاہ
پشاور سید نبوری - مولوی رحیم بخش صاحب - مولوی عبید اللہ خان صاحب
گجندالا - مولوی غلام قادر سکند بھیرہ - مولوی غلام رسول ساکن چاہہ و بھیرہ
فریق و صلابی نور الدین و چران الدین کہنگر احمد الدین پراچہ وغیرہ

اتباع اوشان بقہ رحیل - پچاس - و بیایں مذکور و مسئلہ اثبات یا رسول شہیدین
و اغشایا غوث الثقلین و امکان وجود نفیر نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و تقویت الایمان
کہ وراں کتاب جنگ شان نبی کریم است و نبی صلعم را بچرا رنہدت کردہ - و رفع یمن
و چر آئین - مباحثہ کردہ است و دو سہنات از اولیا و انبیاء و انکار کردند و امکان مثل
رسول کریم اولی انکار کردہ بعدہ قابل شدہ و تقویت الایمان را انکار کردند - و در مسئلہ
ہر مطلق خدا کی شان کے آگے چارہ جی ہے قابل شدہ - و گفتہ کہ تقویت الایمان
را انکار کئے گئے - و رسول کریم و اولیا را کہ نسبت بچرا کردہ سلم دہشتہ در تاویل و یک
شدہ - چونکہ این گروہ تواتر و مخالفت اہل سنت و جماعت است - و این مسئلہ تقویت الایمان
مخالفت آیات عظام ان الذین کفرو بعد الذین آمنوا کفر کبیر الذین کفروا فلعل یکسروی الذین آمنوا
و الذین کفروا لا یکملون و الذین آمنوا و کفروا لعلہم ذرجات و کان فضل اللہ علیہم عظمت
و تحقیق بر حقیقہ من کفرت و قایل این مسئلہ قاض از حدایان اسلام است و علامات
ظاہرہ و باہرہ این فرقہ دین و بارہ رشیدیہ و چہرہ این فرقہ است فاسخ یعنی سورہ الحمد
خلعت امام اندہ لہذا جمیع اہل اسلام اہل سنت و جماعت را ندانے عام و ابشارت تمام
دوہ میشود کہ بر وجہ حدیث نبویہ و خلاط و مشارکت با اتباع این فرقہ ہرگز نکند و دور
و نزدیک را اندیشا است و ذاعت این خبر متبادل نکال نہ کنند و بموجب آیات
و احادیث نبویہ بر سر پر خود واجب دانستہ چنان گفتہ کہ تا و نہستہ و خطا کہ کام کس
بہرہ اوشان پچاس ہوا النہم ہم حالہ و ہم جنازہ و ہم نوازہ ہم پالہ باشد عن ابن مسعود
رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما وقعت
بنو اسرائیل فی المعاصی غتھم غلا و ہم فلم ینتھوا فاجابہم فی معاصیہم
و انکلوہم و شاکوہم فغضب اللہ علیہم فلو با بعضہم بعض و لعنہم علی لسان
داؤد و عیسیٰ و این مریدہ لک بما غتھم او کما لو لعنہم و لک - و ماہ النہد

ذکور کے۔ اس مقدمہ میں کوئی ازالہ حیثیت عرفی ثابت نہیں۔ فتویٰ عید کا یہ پہ
 کو ہلانا ہے جائز ہے گو اس سے ازالہ حیثیت عرفی ہو۔ وہ الفاظ جن کا بیان بابو
 کالی پر مشورہ رائے نے کیا ہے کہ دعا علیہم نے بیرون دروازہ مسجد کے مستحق کئے
 تھے۔ جن سے انہوں نے کانوں کے حجابوں و دیگر گانوں والوں کی توجہ کی
 طرف کرائی تھی کہ وہ مستغنیث کی محاسن نکریں اور انکو پانی و دیگر ضروریات نہیں
 پانی شہوت کو نہیں پہنچی۔ آیا حکم کو اب اس کے ثابت کرنے کی اجازت دینی چاہیے
 کہ نہیں۔ اس مقدمہ میں اصلی دریافت طلب امر ہے۔ ہماری دانشت میں یہ اجازت
 نہ دینی چاہیے۔ جس روز تجویز مذکور میں آئی مستغنیثان نے فتویٰ پر بھر رکھا۔ ان کے
 گواہوں کو پکارا جاسکتا تھا۔ لیکن ان کو آواز نہیں دی گئی تھی۔ کیونکہ وہ حاضر نہیں
 تھے۔ یہ امر یا نہیں جانا کہ مستغنیثوں نے درخواست واسطے استوار کے دستے
 طلبی گواہوں کے کی تھی۔ اندر میں ملاقات ہم احکامات کو منسوخ کر دینے اور حکم
 دینے کے لئے مجبور ہیں۔ کہ اگر فرمان وصول ہو گیا تو واپس کیا جاوے۔

دستخط

چارلس ہوانوز۔ سہ آر لینڈ نری۔ مورخہ۔ ۲ دسمبر ۱۹۰۵ء

چونکہ یہ عیاں نے اس مقدمہ میں پہلی دفعہ (۵۰۴) تقریرات سنائیں نالاش کی تھی
 اور وہ حکم حیف کورٹ نے منسوخ کر کے ہدایت کی کہ اگر ہتھافہ دفعہ ۵۰۰ میں جرحیٹ
 ورجبول کے ہاں کریں تو دیکھا جائیگا پھر عیاں نے دفعہ ۵۰۰ میں ہتھافہ فار کیا
 اور حکام ماتحت نے اس اشارہ کو منسوخ سمجھ کر جہان بجال کیا۔ پھر حیف کورٹ
 نے بعد ملاحظہ فتویٰ کے قطعی حکم دیا کہ ان پر کسی طرح کا جرم اس فتوے سے ثابت
 نہیں ہو سکتا گو ازالہ حیثیت عرفی کا ہو۔

تھے انکو جرح کا دھوکہ دیا کرتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے رحم اللہ علیہ۔ ہذا رحم کرے
 احمدی جنہوں نے اس کرتے میں خدا کے رستہ میں ڈسے کھائے۔

خلیفہ مقسم بادشاہی مذہب پر راہ بھی ایسا ہی کرتا رہا۔ والحق باللہ کے سامنے
 ایک عالم کو تھکڑی ڈال کر لائے کہا کہ ابو العزیز مخلوق احمدی داؤد ظاہری
 یاس بیٹھا تھا۔ اس عالم نے کہا علیہ وسلم ان لا یقول ولم یسمع
 یہ بات حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جانتے تھے۔ اور انہوں نے یہ نہ فرمایا اور تم کو
 طاقت سکوت کی نہیں۔ والحق بادشاہ رمال کھڑے پر کہ کر ہنستا ہوا ارٹھ گیا۔ اور حکم
 دے دیا کہ اس عالم کو پانچواں شرفی دے کر تھوڑو۔ اور اس کو دھڑک دے کہ
 پھر آوے۔ اسی طرح یہ بات ببولی۔ بعدہ ابن قیم ابن خرم ابن تیمیہ۔ حتیٰ انھ
 یہ باطل عقیدہ پھیلاتے رہے۔ جب عثمانی سلطنت قائم ہوئی اور اس فرقہ کا حال
 معلوم ہوا تو علما نے اہل سنت سے امام ابو الحسن ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن
 کو ذلیل کیا اور اس کی کتب کو جلا دیا۔ تب یہ فرقہ فرو ہوا۔ مگر یہ دوستان میں باعث
 اگر آدمی کے یہ فساد فی الدین روز بروز ترقی پر رہا۔ اب تھنے احکام شرعیہ متعلق امام
 میں انکو یہ خود جہادی کرتے ہیں جیسے مشلا مفتوح العز کا کہ اس کی زوجہ کیا کرے اس کی
 موت کا حکم کو ن دے۔ اور ملکہ خیار البانوع کا جس لڑکی کا صغریٰ میں سو کا پ
 داوا کے کوئی اور بیٹے چھایا یا نائی یا بھائی وغیرہ نکاح کر دیوے اور وقت بلوغ کے
 اسکو نامنظور ہو تو اسکو قلع کا اختیار ہے بشرط قضا و قاضی۔ یہ سب مسائل خود جہادی
 کر لیتے ہیں۔ جبہ بغیر از ان امام وقاضی کے قرض واجب کر لیتے ہیں۔
 دوسرا اصلی رسالت ہے انبیاء علیہم السلام عند اہل البیت و اہل بیت
 سب معصوم ہیں یعنی پاک زقوت و معاصی ان کے اندہ خدا تعالیٰ نے معاصی کی قوت نہیں رکھی
 یہ فرقہ سب کو فاطمی اور عامی مثل دیگر عوام کے جانتا ہے اور یہ نہیں سمجھتا کہ اللہ تعالیٰ

خواجہ دو قسم ہیں۔ ایک خواجہ شام دوم خواجہ عراق۔ ایک فریق حضرت علی
 کرم اللہ وجہہ کو کا فرمایا ہے دوسرا فریق خاشق جانشاہ۔ ان کی زبان پر جاری
 ہے لاکھنؤ لا اللہ۔ فرقہ ظاہریہ جات ان فرقہ کا ہے۔ جب امامت کے منکر
 ہوئے تو تقلید کے بھی منکر ہوئے۔ سب احکام بطور خود جاری کر لیتے ہیں ان کے
 نزدیک امامت شرط نہیں۔ بعد از علیہ اوہ استقامت اور کسوف کی نماز میں امامت شرط
 نہیں کرتے۔ حدود شرعیہ مثل حد غرمہ سرقہ حد زنا حد قذف حد عتات میں بڑی حران
 ہیں کہ یہ حدود کس طرح جاری کئے جاویں۔ کیونکہ اقتدار نہیں کہ کسی مجرم کو دسے لگائے
 قتل کرے۔ یہ حدود شرعیہ بھی ان کے نزدیک ایک تحت مرفوع احکم ہوئے۔
 دین میں تین اصول ہیں۔ اولیات۔ رسالت۔ امامت۔ اولیات میں
 یعنی خدا تعالیٰ کے صفات میں ان کا یہ عقیدہ ہے کہ صفات الہیہ کی کوئی ظاہر محمول کر کے
 میں جیسے صفات بشریہ۔ یعنی استواء علی العرش کے معنی نشست بر عرش کرتے ہیں
 جیسے بادشاہ تخت پر جلوں فرماتا ہے۔ اور نزول رب بعد از غیم شب بر پہاڑان حوینا کو
 ظاہر حرکت پر عمل کرتے ہیں۔ اسبوا سے یہ سب مشیہ و مجہول ہیں۔ خدا کو جسم کہتے ہیں۔
 مثل اجسام مخلوق کے جیسا کہ ابن تیمیہ کا رسالہ اس بات پر شاہد ہے جس کا ترجمہ
 علام علی امرت سری نے کیا۔ اور کلام الہی نفسی کے منکر ہیں فقط کلام لفظی مخلوق کے
 قابل ہیں۔ اس مسئلہ میں متفق یہ معتزلہ ہیں۔ اس مسئلہ میں جب ان کا زور ہوا۔ تو اماموں
 کو سمجھا دیا۔ اُس نے بہت علماء کو تکلیف دی۔ امام احمد بن حنبلہ کو کو ہزاروں روپے لگائے
 جیسے چوروں کو تکلیف سے باز رکھ لگاتے ہیں۔ اس اثنائ میں ان کا ازار بند ٹوٹ گیا
 انہوں نے آسمان کی طرف رخ کر کے کوئی اسم پڑھا۔ غیب سے ہاتھ نمودار ہوئے۔
 انہوں نے ازار بند بانٹ دیا۔ یہ کراست دیکھا بھی حلا و باز نہ آیا۔ امام احمد بن حنبلہ
 بیاری میں مر گئے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ جس کو کہتے ہیں امام احمد بن حنبلہ کو دسے لگے

لے یہ بیان اسلام کی کتاب میں لکھا ہے

نے ان کو مصطفیٰ اور مجتبیٰ فرمایا ہے درگزر یہ از بہ خلق اگر گزیدہ وہی ہوتا جو مصطفیٰ
 ہو۔ حضرت آدم علیہ السلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے شہداء جنتا ربہ فتاب علیہ فرمایا
 اور سارے انبیاء کو مصطفیٰ فرمایا ان اللہ اصطفیٰ آدم و نوحا و ابراہیم
 و ایم فی اللہ عز و جا۔ ان کی خطا خطائی الایجاد ہوئی اور خطائی الایجاد و کا بھی ایک
 ثواب ہے۔ اور ثواب فی الایجاد کے دو ثواب۔ اسی واسطے حضرت علیہ السلام نے
 آئمہ و مسلم نے فرمایا المجتہد قد یفقی و قد یصیب ان اصحاب فلان اجران و
 ان الخطا فلان اجر یعنی مجتہد بھی مطلب کو پہنچتا ہے کسی مطلب کو نہیں پہنچتا۔
 اگر پہنچ گیا تو اس کو دو ثواب ہیں ورنہ ایک ثواب ہے۔ دوسری حدیث میں ہے۔
 المجتہد مصیب۔ اور یہ حضرت علیہ السلام و مسلم کے ساتھ پڑی ہے اور ان کے
 میں اور کچھ ہیں بخاری میں ہیں انما المؤمنون اخوة سب مؤمن بھائی ہیں
 اتنا نہیں سمجھتے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انہی اؤسے بملوئین من الفسھم و ازواجہ
 اھم انھم یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم استوں کے ساتھ محبت و پیار کرنا اور
 ان کے نفسوں سے زیادہ قریب ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات
 مؤمنوں کی مائیں ہیں۔ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھائی ہوتے تو ان کی بیویوں
 کے ساتھ نکاح جائز ہوتا سو وہ اللہ تعالیٰ حرام کرنا ہے لھذا کان لکھ فی رسول
 اللہ اسوق حسنہ من کان یزوجوا اللہ و الیوم الاخر حضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم میں ہر ایک ایسی نیک وصفت ہے کہ اس کا اقتدا ہر مؤمن پر فرض ہے۔ اس سے
 عصمت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہر و باہر ہے کیونکہ جب خصالت حسنہ کی
 اقتدا کا سب کو حکم ہے تو وہ موصوف۔ یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب عیوب
 پاک سرایا جمع خصال اقتدا ہیں۔

قیس اصل امامت ہے سوانہ تعالیٰ نے فرمایا اطیعوا اللہ و اطیعوا

و اول الامر منكم يطيعوا الله تعالى في الطاعة كروا اور اس کے رسول و رسول کی اور
 صاحبان امر معروف کی کیونکہ امر معروف و نہی عن المنکر ہے اصحاب کبار
 اللہ تعالیٰ نے نامور و باکھبر فرمایا۔ یعنی تم حکم کرتے ہو ساتھ کام دین کے جو
 دین کا امر جاری کرنے والی الامریہ ہے۔ اب یہ اجراء دین ہر کسی کا کام نہیں ہے
 اللہ تعالیٰ سب کو خطاب کرتا ہے اور فرماتا ہے المساروق المساروقہ فاقطعوا
 ايديكم عما بين يدي يدا يدا عورت چور کے ہاتھ کاٹ ڈالو۔ اور جو شخص مومنات
 مومنات کو عیب لگا دے گا لیان دیوے اسکو اسی دڑے لگا دے۔ جو شراب پیوے
 مست ہو جائے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابہ کرام کے مشورے سے اس کے
 واسطے اسٹی ڈرنے کا حکم کیا۔ دین قرآن شریف میں اس کی حد نہ کو نہیں۔ سب صحابہ
 نے مشورہ کیا کہ عمر کی حکم چاہیے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب
 شارب الخمر ضرر پہنچا تو مسلمانوں کو اور مومنات کو بلو اس کرے گا۔ اسکو بلو اس کی
 سزا چاہیے۔ سو اس کی سزا اسٹی ڈرنے سے ہے۔ سب صحاب کا اتفاق ہو گیا۔ یہ حکم
 قرآن شریف میں غرض تھا۔ صحابہ خلفائے راشدین نے بروز جہاد ظاہر کر دیا۔ یہ
 ہی حکم جاری کا ہے۔ خواہ اس حکم کو کفر مانتے ہیں کیونکہ لا احکمہ الا اللہ ان کا کلمہ
 کلام ہے۔ حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خلافت سلب ہوئی
 کہ ان کے بارے میں کوئی کلام آج نہیں آیا۔ ان کے نزدیک یہ بھی بدعت ہے قرآن شریف
 جمع کرنے کا حکم نہیں آیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی مبتدع قرار پائے۔
 حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو ایسے سارے رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ کرنے کا حکم کوئی نہیں
 آیا۔ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یزیدوں کے ساتھ جنگ کا حکم کوئی نہیں دیا
 غرض کہ ان کے نزدیک تقلید امام عظیم اور خلفائے راشدین کی تقلید کا کوئی حکم نہیں آیا۔
 پس سب بدعات ہیں البتہ اسب حضرت علیہ وسلم نے فرمایا لا یتجمع اثنی

خطۃ الضلالتہ میری امت گمراہی پر اتفاق نہ کرے گی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔
 و كذلك جعلناكم امة وسطا لتكونوا شهداء على الناس ويكون
 الرسول عليكم شهيدا اہم نے تم کو اچھا بنایا تاکہ تم لوگوں پر شاہد بنو۔ اور
 حضرت علیہ وسلم تمہارا شاہد ہے۔ اصل میں ماکم شاہد ہوتا ہے۔
 اور امیر حکم کو جاری کرنے والا۔ جب سب مسلمان متفق ہو کر شہادت دیوں کہ یہ
 بات ایسی ہے یا یہ شخص ایسا ہے تو ان کی شہادت پر عمل کرنا فرض ہے۔ جب سب
 حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت پر شہادت دی۔ اور علی ہذا
 حضرت عمر و عثمان و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی خلافت پر شہادت دی کہ یہ لایق
 امامت و خلافت کے ہیں تو سب پر ان کی اطاعت و تسلیم امامت فرض ہوئی۔ اس
 فرض کا منکر و منکر قرآن شریف ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر اتفاق اہل شہاد
 ہر مسئلہ میں اثنائے اور علم مسلم ہوئے۔ سب سے ان کو امام عظیم مسلم کیا۔ اجماع امت
 کا اس بات پر ہو کہ افضل و علم اثنائے مجتہدین امام ابو حنیفہ میں۔ بعدہ امام شافعی
 بعدہ امام مالک بعدہ امام احمد حنبل۔ ان چاروں مجتہدین کے برابر کوئی نہ ہوا
 کیونکہ یہ طبقہ فقہاء کا اول ہے۔ دوم مجتہدین فی المذہب جیسے امام ابو یوسف
 امام محمد امام زفر اور قیس مجتہد فی المسئلہ پھر اصحاب الخرج پھر اصحاب السرخ پھر
 اصحاب القسج۔ ساتواں طبقہ اصحاب التالیف جسکو تفسیرین و تالیفین کی نہیں۔
 اصحاب الخرج جیسے امام طحاوی اصحاب السرخ جیسے برہان الدین صاحب اپ
 اصحاب القسج جیسے اصحاب متون صاحب کنز و فہر اور اصحاب التالیف جیسے شافعی
 ستاخرین اور صاحب حواشی۔ کسی کی طاقت نہیں کہ اپنی طرف سے کوئی مسئلہ
 ایجاد کرے۔ مجتہدین متنبہین احکام میں۔ یعنی حکم مخفی کی انہوں نے تصریح کر دی
 نہ کہ ایجاد و کسبہ و خواہ کا بڑا اعتراض ہے کہ قیاس فی الدین کفر ہے۔ اور اقل

قیاس مقابلہ نفس کے البیس ہے کیا۔ جواب یہ ہے۔ قیاس عقلی مقابلہ نفس صحیح کفری
اور استنباط حکم شرعی از آیت و حدیث بموجب آید وَالَّذِينَ كَسَبَتْ طُغْيَانَهُ
مِنَ الْقَوْلِ عَيْنِ حُكْمِ شَرْعِي ہے۔ یہاں مثال قیاس البیس کی لائی کفر ہے۔ یہ
قیاس شرعی مثبت نہیں ہے بلکہ یہ ہے یعنی حکم عقلی کو ظاہر کرتا ہے اپنی طرف سے
کوئی نیا حکم ثابت نہیں کرتا کہ خواجہ کو لا حکم الاہل کہنے کا موقع سے غرضیکہ
حکم امام ابوحنیفہ کا حکم اللہ تعالیٰ کا ہے جس طرح ایک آیت کا منکر بھی منکر
قرآن ہے یعنی اس شخص کی ہی مانند ہے جو اسے قرآن کا منکر ہو کسی طرح
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے ایک قول فعل کا منکر بھی منکر حضرت
صلعم و صحابہ کرام ہے۔ ایسا ہی امام عظیم رضی اللہ عنہ کے ایک منکر کا منکر بھی منکر
امام صاحب ہے اور منکر امام صاحب منکر خدا و رسول ہے کسی مجتہد کی
تقلید کر کے پھر جانا اس کو رد کرتا ہے نہ تداوی الدین ہے اور عمل مفتی بالاجماع
باطل و مردود ہے۔

افضل التابعین مہاجرۃ انصار کے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ ہیں اور باقی
اس جرح کو نہیں پہنچنے۔ قرآن شریف میں سابقین مقربین کا وجہ سب مقربین
سے اولیٰ ابراہیم و اصحاب مہاجر سے مقدم ہے سابق و مقرب امام ہی کو کہتے ہیں۔
وہی مقرب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَلَا اِنَّ اَوْلٰی اَمْرِ الْاُمَّةِ لَرِءُوسُہَا عَلَیْہِمْ
وَمَا یُخْرِجُہُمْ مِنَ الدِّیْنِ اِلَّا بِاِذْنِہِمْ وَکَانَ اَوَّلُہُمْ اَوَّلَیِّہُمْ وَکَانَ اٰخِرُہُمْ اٰخِرَیِّہُمْ
کا یہ نہ ختم قرآن شریف کا ہے وہ کون ہیں جو ایمان لائے اور تقویٰ کی کیا یہ اتفاق
آیت پر تہذیب ثلاثہ امام عظیم بعد صحابہ کے القیاس است کے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا
يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَکُونُوا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ یعنی اسے وہ لوگ جو
ایمان لائے ہیں۔ اتقوا اللہ کرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔ اس آیت سے تقلید امام

امام عظیم کی فرض ثابت ہوئی۔ صادقین چنانچہ جمع اس واسطے فرمایا۔ جب جماعت
کے حلال ایک شخص میں ہوں تو اس کو بغیر یہ صبیح جمع کرتے ہیں جیسے حضرت
ابراہیم علیہ السلام کو فرمایا ان ابراہیم کان امة۔ ابراہیم علیہ السلام سب
انبیاء کا مجموعہ ہیں۔ صدیق اکبر کو فرمایا۔ وَاُولٰٓئِکَ اَوَّلُہُمْ اَوَّلَیِّہُمْ وَکَانَ اٰخِرُہُمْ اٰخِرَیِّہُمْ
لکھا میں صاحبان فضل نے الدین اور صاحبان مال کو دیوں فقیروں کو اور
مساکین کو کیا تم نہیں دوست رکھتے کہ بچتے اللہ تعالیٰ تم کو۔ اس آیت شریفہ
میں اولیٰ الفضل سے صدیق اکبر مراد ہیں بالقیاس اہل قیاس اور واعد ہیں۔ اسی
طرح وَالَّذِينَ اتَّبَعُوْا اٰھَمَ بِالْحَسَنِ البصیر جمع میں ملو واعد ہیں جب سابقین
مہاجر و انصار اور ان کے تابعین بالاحسان سے جہاد راضی ہے اور وہ خدا سے راضی
ہیں۔ رضایا عقاید و الاعمال ہوتی ہے تو ان کے عقاید و اعمال موجب رضائے
الارباب ہوتی شیخ محی الدین لکھتے ہیں کہ جو شخص مہاجر و انصار کے قدم پر ہو۔ وہ
قیامت تک تابعین باحسان کے زمرے میں داخل ہے۔ امام عظیم رضی اللہ تعالیٰ
عنه قرآن دفعہ میں تربیت یافتہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا
وَالْاٰخِرِیْنَ مِنْہُمْ یَدْعُوْنَ اِیْھُمْ۔ اصحابہ کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تعلیم
قرآن و حکمت کی کر دی اور دوسروں کو جو اب تک اسے نہیں ملے اب ملیں گے۔
جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ
عنه کے اشارے پر کہو کہ جہش ہے کہ فرمایا لَوْ کَانَ الْاٰیْمَانُ بِاَنْتُمْ یَا اَنْتُمْ اَوَّلُہُمْ وَاُولَیِّہُمْ
مِنْ اٰہَمَ فَارِس۔ اگر ایمان خدایاں ہوتا تو ایک فارس کا مرو لیا اس حدیث
میں سلمان مراد نہیں کہ سلمان خوالی ہیں اور یہ شخص ابھی تک صحابہ میں نہیں تھا
صحابہ میں لایا ہونے والا ہے وہ امام عظیم رضی اللہ عنہ ہے۔ سب شافعی بھی اس
حدیث سے مراد امام عظیم سمیت ہیں۔ تو جو شخص ان کے قدم پر نہ چلے وہ تارک کمال ہے

ہے۔ اور جتنے اولیاء اللہ اور سلاطین سہامید گزرے ہیں اور اب موجود ہیں
قیامت تک تابع امام عظمیٰ رضی اللہ علیہ کے ہیں +

کتاب خیرات الحسن خضریٰ ہے امام صاحب نے فرمایا۔ رَأَيْتُ النَّبِيَّ
ذَكَرَهُ فَتَرَكْتُهُمْ وَأَمْرُهُ فَتَصَادَقْتُ دِيَارَهُ مَنْ لَوْ يَمْسُكُهُ الْعِلْمُ لَمَنْعُوا دَمَ اللَّهِ
فَعَالَى هُوَ مَنْ لَمْ يَأْمُرْ بِشَيْءٍ وَرَجَحَهُ بَيْنَ غَنَاءٍ وَفُقَرَاءٍ وَكَيْسًا أُنْ كَانُ يَحْمِلُ
آبرو ہے۔ پس ہر گئے و خیر اسی لیے جب عاصی تاب ہوتا ہے تو وہ گناہ
نیکیاں بچاتے ہیں اور علم جن کو عمرات سے نہ بچا وے تو وہ زیادہ نکار ہے۔
لے اس کا علم جو سربادین کا تھا تلف ہو گیا۔ پختہ ارادہ کرنا۔ علانی کے توشے
میں اس طرح کہ قور حاجت سے زیادتی کا طالب نہ ہو اسکو علم فقہ پر ادا دیتا
ہے۔ اور اگر علماء دنیا و آخرت میں اولیاء نہیں تو خدا کا ولی کوئی نہیں۔
إِنِّ أَوْلِيَاءُكَ الْإِنَّمُتَّقُونَ ۝ یعنی متقی لوگ ہی خدا کے اولیاء ہیں۔
ایک دن صبح کے وقت چند مسائل میں فتویٰ دیا کسی نے کہا اس وقت
ذکر کے بیضر کلام نہ چاہیے۔ فرمایا ذکر حلال و حرام سے زیادہ کوئی ذکر نہیں +
ہم خدا کی پاکی یہاں کرتے ہیں اور لوگوں کو ان کے گناہوں سے ڈراتے ہیں۔
اور توشہ دین جب توشہ سے خالی ہو جاتا ہے تو صاحب توشہ تلف ہو جاتا ہے۔
کوئی طالب علم سفارش رفقہ لایا کہ مجھ کو تعلیم کرو۔ فرمایا کہ اللہ نے علماء سے پکا
عہد لے لیا کہ علم نہ چھپاویں اور اسکو ظاہر کریں رقبہ کی کیا حاجت تھی۔ اور
عالم کے خواص لوگ نہیں ہوتے وہ علم پڑھاتا ہے خدا کے لئے۔ اور آپ نے
کسی کو فرمایا دین کا مسئلہ ان حالات میں مجھ سے سمت پوچھ چلتے ہوئے یا لوگو
سے باتیں کرتے ہوئے یا سوتے ہوئے یا تکیہ لگائے ہوئے کہ ان حالات
میں آدمی کی عقل قائم نہیں ہوتی +

کسی نے آپ سے حضرت علی اور امیر معاویہ کا حال پوچھا فرمایا میں فرمایا ہوں کہ مقدم کروں خدائی معرفت پر کوئی چیز جو پوچھے گا اللہ تعالیٰ مجھ سے اور اگر میں چپ رہوں تو اللہ مجھ سے نہ پوچھے گا۔ یا پوچھے گا تو اُس سے کہ میں مجھ کو خطاب کیا تو وہی شغل اچھا ہے۔ اپنے شاگردوں کو فرمایا اگر تم اس علم سے حل کی عرض نہ رکھو گے تو خدا کی مدد نہ ملے گی +

اور فرمایا کرتے تعجب ہے اُن لوگوں سے جو گمان سے باتیں کرتے ہیں اور پھر اُس نطن پر عمل کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی صائم کو فرماتا ہے وَلَا تَقْنُتُوا لِكُنْ اَنْفُكُم مِّنْ اَنْفِ الْوٰحِدِیْنَ اور تو نہ چل پیچھے اُس چیز کے جس کا تجھ کو یقین نہیں پایدہ یکن اور گمان اُن باتوں میں نا جائز ہے جو مستند یا بیت و حدیث نہ ہوں لیکن نہ خود مجتہد نہ اور نہ مجتہدوں کے عقلمند ہوں کیونکہ اسے مجتہد کی اسناد حدیث معاذ ابن جبل کے واجب العمل ہے کہ جب معاذ ابن جبل کو حضرت نے اس کی طرف قاضی کر کے بھیجا تو شخص کے وقت اُس کو فرمایا تو کس طرح حکم کرے گا۔ اُس نے کہا کتاب اللہ۔ آپ نے فرمایا اگر وہ حکم کتاب اللہ میں نہ ہو تو پھر کس طرح اُس نے عرض کیا بھنت رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا اگر سنت میں بھی نہ ہو تو اُس نے عرض کیا اَجْمَعُ الْمَسْأَلِیْ حضرت نے فرمایا اَحْمَدُ لِلَّهِ اَلَا اَنَّ هَذِهِ رَسُوْلُیْ رَسُوْلُکُمْ شَکَرُہُ اللہ کا جس نے اپنے رسول کے رسول کو ہدایت کی یہی اختیار دیا۔ ہر اس میں یہ ہے کہ اجتہاد و محبت کا منظر حکم الہی خفی کا ہی نہ مثبت حکم جدید کا اِنْ اَلْحَکْمَہُ اِلَّا لِلّٰہ۔ اللہ کے سوا کسی کا حکم نہیں ہے۔ عمل کیا جاوے چنانچہ اس بات کو نہ سمجھے اُنہوں نے حکم کو صرف حکم پر مقرر رکھا جس کے سبب وہ تقلید مجتہد کے منکر ہوئے۔ یہ نہ سمجھے کہ تقلید حکم مجتہد تقلید حکم الہی ہے۔ اور فرمایا جو شخص علم بغیر وضو و نیا پڑھے علم اُس کے دل میں نہیں

مختصراً اور اس سے کوئی شخص نفع کثیر نہیں پاتا +

اور جو دین کے واسطے علم پڑھے وہ علم اس کے دل میں ذخیرہ ہے۔ اور اسکو برکت ہوتی ہے اور اس سے بہت لوگ فیضیاب ہوتے ہیں +
اور ایسا ہی بن آدم کو فرمایا کہ تجھ کو عبادت پوری نصیب ہوئی۔ پس تیرے دل میں علم ضرور چاہیے کہ علم بڑا عبادت کی ہے اور علم کے ساتھ وجود عبادت کا ہے +

اور فرمایا جو شخص علم حدیث کا طالب ہو اور علم فقہ نہ سیکھے وہ ایسا ہے۔ جیسے کوئی دو اس میں جمع کرے اور ان کے فوائد کو نہ جانتے تاکہ طریقہ پاس آوے۔ تب دوا کا فائدہ معلوم کرے گا +

اور جب کوئی حاجت دنیا کی تیرے آگے درپیش ہو اول حاجت کو پورا کرے پھر کھانا خاطر خواہ کھا۔ کیونکہ کھانا عقل کو بھر دیتا ہے۔ اور منیر عقل کا بہت کھانا ہوتا ہے کیونکہ تھوڑا کھانا عقل کو قائم کر دیتا ہے +

ایک دفعہ خلیفہ منصور عباسی نے امام صاحب کو کہا کہ آپ ہمارے پاس کیوں تشریف نہیں لاتے۔ کہا میرے پاس ایسی چیز نہیں کہ تجھ سے ڈروں اگر تو مجھ کو پاس بٹھائے گا تو مجھ کو فتنہ میں ڈالے گا۔ اور اگر تو مجھ کو در بٹھائیگا تو رسوا کریگا اور امیر کو فخر فرمایا روئی کا ٹکڑا اور پانی کا پیالہ اور پرستین پر سے گی بہتر ہے عیش و عشرت نعمت سے جس کے اخیر میں خدامت ہو +

اور جب لوگوں میں بات کرتے تو فرماتے ایتاکم لینے اپنے آپ کو بچاؤ اس بات کے کہنے سے جس کو لوگ اچھا نہ جانیں۔ من کہ مت علیک نفسہ عذبت علیک الذیئرا۔ یعنی جس کی نفس شریف ہے۔ دنیا اس کے سامنے ذلیل ہے +

اور اپنے دوست کے واسطے گناہ مت جمع کر۔ وہ دوست تیرا نفس ہے۔

اور مال نہ جمع کر واسطے دشمن کے جو وہ تیرا وارث ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ مکل خیر بما آلد لہم فخر خون۔ ہر ایک گروہ اپنے اپنے عقیدہ پر خوش ہے اور فیصلہ قیامت میں ہوگا +

فائدہ قاعدہ مبارکہ ہے کہ ابتداء عالم سے انتہا تک نیرو و سرسید و شیخ باہم مخالفت کرتے آئے۔ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ کے ساتھ ایلین بن حضرت لوح علیہ السلام کے ساتھ باہم نافرہام۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ نمرود حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ فرعون حضرت محمد صلعم کے ساتھ ابو جہل۔ حضرت علی و اہلبیت نبوی کے ساتھ خوارج و بنی امیہ کی بہتہین کے ساتھ فرقہ ظاہریہ۔ و جہ یہی ہے کہ کمال میں دو وصف چاہئیں۔ ایک صبر و سلا۔ شکر۔ صبر بلا پر اور شکر لہا پر۔ سواد و وصف بالا کے اولو العزم نہیں بنتا۔

اسی واسطے امام عظیم علیہ الرحمۃ کے دوست بھی بہت ہیں اور دشمن بھی بہت دوست دلچ ہیں اور دشمن متحدا۔ جب کسی دشمن نے جو کی تو دوست نے مدح کی۔ محمود و غزالی معتزلی نے معاویہ ابی حنیفہ کے لکھے۔ پس ابن حجر عسقلانی نے خیرات الحسان مدایح ابی حنیفہ کے لکھی۔ محمد ابن جعفر خراسانی نے رسالہ لکھا جس میں قرائت شاذہ منسوب ہوئے امام کر دیں۔ دارقطنی نے اس کا رد کیا کہ خراسانی معتزلی ہے کہ امام عظیم کی قراءۃ معتزل القرائت مشہورہ متواترہ امام عاصم کوئی کی ہے۔ ہندوستان میں لانا بہت زیادہ شیعیان ابی حنیفہ مبارک الحق میں لکھے اس کے رد میں مدایح الحق اور توفیر الحق اور انتصار الحق حنفیوں نے لکھے۔ ان کتابوں میں ثابت کر دیا کہ تعقیبہ شخصی ذرا ہے۔

وَأَوْفُوا الْعَهْدَ إِنَّا الْعَاهِدُ لَكُمْ عَشْرَ مَرَّاتٍ اپنے عہد کو پورا کرو کیونکہ عہد پورا ہونا ہے۔ واجب کا ترک کرنا حرام ہے۔ جیسا فرعون

کا ترک کرنا حرام ہے۔ واجب کو فرض علی کہتے ہیں۔ اسکے کرنے میں ثواب اور نہ کرنے میں عذاب ہے۔ جیسا فرض کے فعل ترک پر ثواب اور عذاب ہے۔ فرض قطعی کا انکار کفر ہے اور فرض علی کا انکار فسق ہے۔ نماز باجماعت لازم ہے تنہا پڑھنی گناہ ترک واجب ہے جس کا نتیجہ عذاب ہے جماعت میں امام متقی ہو۔ تو ثواب ہے۔ اگر فاسق ہو تو اس جماعت میں شامل ہونا موجب عذاب ہے۔

مسائل ضروری

چاہ ناپاک جس میں گنا یا بکری یا آدمی مر جاوے یا چڑی یا چوہا مر کر کھول یا پھول جاوے تو بعد انکالنے اس مردار کے سارے پانی نکالا جاوے جب دو آدمی مبتدر جن کو پانی کی مہارت ہو گو وہی دیویں کہ سارے پانی کھل گیا ہے۔ تھپاک ہو دیو کا اور روایت دوسو تین سو ڈول نکالنے کی جو امام محمد سے مروی ہے صحیح نہیں ہے اگر صحیح ہے تو اس ملک میں ہے جہاں چائیات میں پانی دو سو ڈول کے قدر ہوتا ہے۔ جب امام محمد بغداد میں آئے اور تمام چائیات میں پانی بقدر دو سو ڈول کے تھا تو حکم دیا کہ دو سو ڈول کافی ہیں۔ جیسا کہ شامی جلد ۱ صفحہ ۴۵ میں ہے۔

اطلاع ضروری

ہمارے پاس علاوہ اس رسالہ کے اور بھی موجود ہیں جو ذیل میں درج ہیں :
 نماز حنفی لکھی دار نماز حنفی ضروری (امام شیعہ الامام ابو عبد اللہ رحمہ اللہ)
 بیست رکعت نماز تارک زمر حکماء و علماء جہان دار الفتن لکھی دار محمد قادیانی
 تعزیرات دافع طاغوت رسالہ شیعہ محمد مظہر معتمد بیگم شاہی دار نور مستی دار اند
 نصیحت باقی انوار معتبرہ مستندہ سے جدا کن شیعہ لکھی دار محمد علی